ماشاء الله لا قوة الا بالله

رسالہ مبارکہ

بیان الدعاء

از

مولانا محمد عاقل صاحب

صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ناشر

مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

احقر نے اپنے پڑھنے کے لئے ایک عرصہ سے کچھ دعائیں جو حدیث میں وارد ہیں، منتخب کر رکھی ہیں ان کو میں ہر روز پڑھا کرتا ہوں، چند ماہ پہلے کی بات ہے کہ بندہ نے وہ دعائیں لکھ کر اپنے گھر کی مستورات کو دیں کہ ان دعاؤں کو اہتمام سے پڑھا کریں، اس کے بعد خیال پیدا ہوا کہ گھر والوں کو ہی کیوں خاص کیا جائے، دوسروں کو بھی ترغیب دی جائے اور ان دعاؤں میں کچھ اضافہ کر کے ان کو طبع کرا دیا

دیا جائے تاکہ سبھی پڑھ سکیں۔

چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں ان دعاؤں میں مناسب اضافہ ہوگیا، بلکہ ارادہ سے زیادہ ہی اضافہ ہوگیا، کتابیں دیکھنے سے جب دعائیں سامنے آئیں تو اپنا شوق بھی بڑھتا گیا۔

حدیث شریف کی کتابیں دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت کو دعاؤں کی طرف بڑے اہتمام سے متوجہ فرمایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دعاؤں کا اہتمام فرماتے تھے، ہر موقع کی دعاء خود بھی پڑھتے تھے اور دوسروں کو بھی تعلیم فرماتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی دیکھتے تھے کہ کون کیا دعاء مانگ رہا ہے؟ اور کیسے مانگ رہا ہے؟ اس کو آپ دعاء مانگنے کا طریقہ بتاتے تھے، ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے بغیر حمد و صلوٰۃ کے دعاء مانگنی شروع کردی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تونے جلدی

کی، دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس نے حمد و صلوٰۃ کے بعد دعاء مانگنی شروع کی تو آپ نے اس کی تصویب فرمائی کہ اب دعا مانگ، قبول ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ تشریف لے جارہے تھے ایک شخص پر گذر ہوا جو بہت الحاح وزاری کے ساتھ دعاء کر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعاء سن کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی اس دعاء پر مہر لگالے گا تو اس کی دعاء ضرور قبول ہوگی، جو صحابی وہاں موجود تھے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کس چیز کی مہر مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آمین کی مہر"، وہ صحابی دوڑ کر اس دعاء مانگنے والے کے پاس گئے اور جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پہنچائی اور کہا کہ "آمین کہو" اور خوش ہو جاؤ۔

اسی طرح ایک شخص کی دعاء سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اس نے اس وقت اسم اعظم کے ساتھ دعاء مانگی ہے جو قبول ہوتی ہے۔ ایک صحابی (عمران بن حصینؓ) کے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تم کو ایک دعاء بتاؤں گا جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اب وہ دعاء بتا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: یہ دعاء مانگا کرو، تم کو یہ دعاء نفع دیگی: اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

ایک صحابی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھا کرو، اور اس کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ ان صحابی نے اس دعاء کی وصیت اپنے شاگرد کو کی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اس دعاء کی وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس کو پڑھا کرو، پھر اس شاگرد نے اپنے شاگرد کو اس کی وصیت کی، اور اسیطرح یہ سلسلہ چلتا رہا، یہ دعاء کتاب میں آرہی ہے۔

دعار کی فضیلت میں مستقل حدیثیں بھی آئی ہیں ان میں سے بعض ہم یہاں لکھتے ہیں:

دعار کی فضیلت

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ۔ (ابوداؤد و ترمذی شریف وغیرہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں دعار ہی عبادت ہے. علمار فرماتے ہیں یہ اسلئے کہ دعار میں بندہ اللہ سے اپنی عاجزی و پستی اور اللہ تعالیٰ کی برتری ظاہر کرتا ہے اور یہی اصل عبادت اور اس کی حقیقت ہے، ایک دوسری حدیث میں ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی شریف) یعنی دعا، عبادت کا مغز ہے۔

قرآن مجید میں متعدد جگہ دعا، مانگنے کا حکم وارد ہے (اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ) کہ مجھ سے دعا مانگو میں اس کو قبول کروں گا، دوسری جگہ ارشاد ہے: (اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ)

جب دعاء مانگنے والا دعاء مانگتا ہے تو میں اس کو قبول کرتا ہوں، ایک حدیث میں ہے: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ (ترمذی) ترجمہ: دعاء اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگا کرو، اور اس سے آگے اسی حدیث میں یہ ہے کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعاء کو قبول نہیں کرتے جو غفلت اور بے توجہی کے ساتھ مانگی جائے۔

علماء نے لکھا ہے کہ نماز جو بے توجہی سے پڑھی جائے وہ کسی درجہ میں قبول ہو سکتی ہے لیکن دعاء جو اسطرح مانگی جائے وہ قبول نہیں ہوتی جسکی وجہ یہ ہے کہ نماز کی جو ہیئت ہے وہ عاجزی اور پستی کی حالت ہے جس میں بذات خود عبادت کے معنی پائے جاتے ہیں کبھی بندہ اسمیں جھکتا ہے اور کبھی اپنا سر جو اشرف الاعضاء ہے اسکو زمین پر رکھتا ہے بخلاف دعاء کے کہ اسمیں یہ بات نہیں ہے اسی لئے اگر وہ بے توجہی سے مانگی جائیگی تو قبول نہ ہوگی،

لہٰذا دعاء پوری طلب اور توجہ سے ہونی چاہیئے۔
لیکن دعاء کی قبولیت میں اگر دیر محسوس ہو تو اس سے مایوس ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ اس جگہ کے مناسب ایک حدیث یاد آئی جو ابن ماجہ شریف میں ہے اور بڑی نادر ہے، وہ یہ ہے۔ "ضَحِكَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهٖ وَقُرْبِ غِيَرِهٖ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں: اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے اپنے بندوں کے مایوس ہونے پر باوجود اللہ تعالیٰ کیطرف سے عطاء کے قریب ہونے کے، یعنی بعض بندے ایسے ہوتے ہیں جو دعاء کی قبولیت میں دیر محسوس کر کے مایوس ہونے لگتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لئے عطاء کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہوتا ہے لیکن وہ اپنی جلدی اور بے صبری کی وجہ سے مایوس ہونے لگتا ہے، پھر آگے اس حدیث میں یہ ہے کہ ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے (بندے کی مایوسی پر)؟

ا غیر کدیۃ وزناً و معنیً کما فی حدیث الدیات اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ ۱۲ منہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! آتی ہے، اس پر وہ صحابی بولے: بھلا جب یہ بات ہے تو پھر ہم ایسے کریم آقا کی عطا اور خیر سے کیسے محروم رہ سکتے ہیں، کیونکہ بندے کی نادانی اور بے وقوفی پر بجائے ناراضگی کے ہنسنا یہ تو بڑی ہی مہربانی اور نرمی کی دلیل ہے، سبحان اللہ! کیسی اچھی بات کہی ان صحابی نے رضی اللہ عنہ۔

لہٰذا دعاؤں کے قبول ہونے میں اگر دیر لگے تو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے شرائط بھی تو ہیں، اس پر بھی تو غور ہونا چاہیے، جن میں ایک اہم شرط یہ ہے کہ دعا، مانگنے والے کی غذا اور روزی حلال ہو، آج کل حلال روزی کا مسئلہ بڑا نازک چل رہا ہے، جیسا کہ سب ہی جانتے ہیں۔

نیز دعاء کے قبول ہونے کے یہ معنی نہیں کہ جو چیز مانگی ہے وہی ملے، بلکہ اگر وہ چیز مقدر میں نہیں ہوتی تو کوئی مصیبت اور بلاء اس کے بجائے ہٹا دی جاتی ہے یا اسی کے بقدر آخرت میں ثواب

ملتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

اس تمہید کے بعد اب ہم اصل مقصد شروع کرتے ہیں یعنی دعاؤں کا سلسلہ۔

دعاؤں کے بارے میں یہ عرض کرنا ہے کہ کتب حدیث میں دعائیں دو طرح کی مذکور ہیں، مُوَقّت اور غیر مُوَقّت، موقّت وہ دعائیں ہیں جو وقت مخصوص میں پڑھی جاتی ہیں، مثلاً گھر میں داخل ہونے کے وقت اور باہر نکلنے کے وقت، مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت، سوتے وقت بیدار ہونے کے وقت وغیرہ وغیرہ۔

اور غیر مُوَقّت: وہ ہیں جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں۔

اسی طرح ایک تقسیم دعاؤں میں یہ ہے کہ بعض دعائیں وہ ہیں جن میں خیر طلب کی گئی ہے اور بعض وہ ہیں جن میں شر سے پناہ مانگی گئی ہے، اسی طرح بعض دعائیں وہ ہیں جو مرض وغیرہ عوارض

پیش آنے پر پڑھی جاتی ہیں، بعض وہ ہیں جو صبح وشام اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔

ترتیب کے سلسلہ میں ہم نے صرف یہ کیا کہ دو فصلیں قائم کی ہیں: فصل اوّل میں وہ دعائیں مذکور ہیں جو ہر روز اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں، اور فصل ثانی میں وہ دعائیں ہیں جو مرض اور مصائب وغیرہ عوارض کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

جن احادیث میں دعاؤں کا بیان ہے ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آدمی ان دعاؤں سے واقفیت حاصل کر کے ان کے پڑھنے کا اہتمام رکھے تو وہ اپنی زندگی کی منزلیں بسہولت طے کر سکتا ہے، اور اس کو امن وسکون کی زندگی میسر ہو سکتی ہے، ورنہ مسئلہ مشکل ہے، اسی لئے حضرات محدثین نے دعاؤں پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، بعض نے اپنی کتاب کا نام "عمل الیوم واللیلۃ" رکھا ہے، گویا یہ دعائیں دن رات کے اعمال ہیں، اور بعض نے اپنی کتاب کا نام

"حصنِ حصین" رکھا ہے، یعنی محفوظ قلعہ، اللہ تعالیٰ ہمیں ان دُعاؤں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعاؤں کی ابتداء استغفار سے کرتے ہیں، اوّلاً استغفار کی فضیلت واہمیت ومنفعت نیز اس کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔

استغفار کی فضیلت وبرکت ومنفعت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص اپنے لئے استغفار کو لازم کرے یعنی ہمیشہ اور ہر حال میں استغفار کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل وتنگی میں راستہ نکال دیتے ہیں، اور ہر قسم کے غم وفکر سے اس کو خلاصی ونجات عطا فرماتے ہیں، اور اس کے لئے ایسی جگہ سے روزی کا بندوبست کرتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔" (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت کریمہ "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ"

(ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے، اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں) نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شانہ نے میری امت کیلئے دو امان (عذاب سے امن کے دو ذریعے) اتارے ہیں: ایک میرا وجود، اور دوسری چیز استغفار! میں دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان کے لئے قیامت تک استغفار کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ (ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں استغفار کرتا ہوں ہر دن میں سو مرتبہ (مسلم و ابوداؤد)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں دن بھر میں اللہ تعالیٰ سے توبہ

واستغفار کرتا ہوں ستّر بار سے زائد۔ (بخاری شریف)

واضح رہے کہ استغفار و توبہ کی توفیق سعادت مندی کی علامت ہے۔ صلحاء ہی کو اس کی زیادہ توفیق ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (ترجمہ: صبح صبح وہ لوگ استغفار کرتے ہیں) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ استغفار کے لئے اوّل وقت یعنی صبح کا وقت زیادہ موزوں ہے، ہم نے بھی اس کتاب میں دعاؤں کی ابتدا استغفار ہی سے کی ہے۔

حدیث میں ہے: كُلُّكُمْ خَطَّاؤُوْنَ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ ترجمہ: تم سب خطاوار ہو اور بہترین خطاوار وہ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو استغفار کرتے ہوئے نہیں دیکھا! یہ حدیث کتاب

میں آگئے آرہی ہے)

حضرت صدیق اکبرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو نماز میں پڑھنے کے لئے کوئی دعا بتا دیجئے، آپ نے ان کو وہ دعا بتائی جو نماز کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)

یہ دعا بہت اہم استغفار ہے، اس میں کھلے لفظوں میں اپنے قصوروار بلکہ ظالم ہونے کا اعتراف ہے اور اسی کے ساتھ مغفرت اور معافی کی بھی طلب ہے اور طلب بھی بہت عاجزی اور انکساری کے ساتھ "مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ" کہ صرف اپنی طرف سے معاف کر دیجئے، حالانکہ ابو بکر صدیقؓ انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل الخلائق ہیں، یعنی انبیاء علیہم السّلام کے علاوہ باقی

ساری مخلوق سے افضل ہیں، اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی، اس سے استغفار کی ضرورت اور اہمیت عیاں ہے۔ واللہ الموفق۔

استغفار کے معنی اور اسکی حقیقت

استغفار کا مطلب ہے آدمی کا اپنے آپ کو قصوروار اور خطاوار سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اصل چیز اس میں اپنے قصور کا احساس اور اعتراف ہے، بغیر اس احساس کے "استغفر اللہ" زبان سے کہنا استغفار ہی نہیں، صوفیا تو یوں فرماتے ہیں کہ اس طرح کا استغفار خود محتاجِ استغفار ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس زبانی استغفار کے بعد حقیقتِ استغفار کی بھی توفیق عطا فرما دے تو اس کے فضل سے بعید نہیں ہے۔

استغفار کے فوائد وثمرات

سورۂ نوح میں استغفار کے فوائد وثمرات مذکور ہیں۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

ترجمہ: حضرت نوح علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ " میں نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقینا بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا، اور تمہیں خوب پے در پے مال واولاد میں ترقی دے گا، اور تمہیں باغات دے گا، اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا۔

چنانچہ تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اور آ کر قحط سالی کی شکایت کی، تو آپ نے ان کو استغفار کی تلقین کی، کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی ان کو بھی آپ نے یہی نسخہ بتایا، ایک اور شخص نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا، اس کو بھی یہی فرمایا کہ استغفار کر، ایک شخص نے کہا کہ میرے گھر اولاد نہیں ہوتی اس کو بھی یہی کہا کہ اپنے رب سے استغفار کر، کسی نے کہا کہ آپ نے ہر ایک کو استغفار کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا کہ میں نے اپنی طرف سے یہ بات نہیں کہی، بلکہ یہ وہ نسخہ ہے جو اللہ تعالیٰ ہی نے بتایا ہے۔

استغفار کیلئے جو الفاظ وارد ہیں

(۱) أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ أَتُوْبُ

اِلَیْہِ۔

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ عَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔

(۵) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، اور ایک روایت میں اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ہے۔

(۶) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ

(۷) سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

(۸) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔

سیّدالاستغفار

(۹) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا
اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ
لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ
فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اس استغفار کے بارے میں بخاری شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ "سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار" ہے، جو شخص اس کو صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھے اور رات ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے پس وہ شخص جنتی ہے، اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے یقین کے ساتھ اور صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

یہ بہت اہم دعاء واستغفار ہے، حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء نماز میں پڑھنے کے لئے بتا دیجئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعاء تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ یہ دعاء پڑھا کیجئے (بخاری شریف)

یہ دعاء نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ ویسے بھی اس کو خوب پڑھنا چاہیئے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے:

اے اللہ! میں نے بہت ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے، بس تو مجھ کو صرف اپنی طرف سے

معاف کردے، تو بڑا معاف کرنے والا ہے۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

یہ دعاء خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اخیر میں پڑھا کرتے تھے، جیساکہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے، اور فقہ کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ نماز کے اخیر میں اس کو بھی پڑھنا بہتر ہے۔

مضمون دعاء: اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ اور وہ سب گناہ جو میں نے کھلم کھلا کئے، یا چپکے سے کئے، اور جو بھی بدعنوانی کی وہ سب معاف فرما دے، تو ہی رتبہ بڑھانے والا ہے اور تو ہی گھٹانے والا ہے۔

یہاں تک استغفار کا بیان پورا ہوا، اب ہم دوسری دعائیں لکھتے ہیں:

فصل اوّل

اس فصل میں وہ دعائیں درج ہیں جو ہر روز اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔

دعائیں شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد وثنا کی جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے، اِس طرح:

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ إِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ، اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْداً یَغْبِطُ بِہِ الْأَوَّلُوْنَ وَالآخِرُوْنَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یہ مخصوص درود حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے، ابن ماجہ شریف کی روایت ہے کہ ایک روز انہوں نے حاضرینِ مجلس سے فرمایا! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش کرو، تم جانتے نہیں ہو انشاء اللہ تمہارا وہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے گا، لوگوں نے عرض کیا تو آپ ہمیں بتا دیجئے کہ ہم کس طرح درود بھیجا کریں، آپ نے فرمایا یوں عرض کرو (جس طرح اوپر گذرا)۔

صبح وشام کی دُعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْئٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلمات بتا دیجیے جن کو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں، اس پر آپ نے ان کو یہ دعاء تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اس کو صبح و شام اور رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرو۔

(ابوداؤد و ترمذی)

(۱۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو ہمیشہ صبح و شام پڑھتے تھے، کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

(ابوداؤد)

ایک صحابی کے چند بار سوال کرنے پر کہ کونسی دعاء افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کر، اور فرمایا کہ جب تجھ کو دنیا و آخرت دونوں میں عافیت عطاء ہو جائے گی تو تجھ کو کامل کامیابی حاصل ہو جائیگی (ترمذی شریف) اس دعاء میں عافیت طلب کی گئی ہے. جس کا مطلب آگے آرہا ہے۔ اور یہ کہ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور مجھ کو خطرات سے امن نصیب کر اور میری ہر طرف سے حفاظت فرما۔

حدیث شریف میں طلب عافیت کی بہت ترغیب آئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے" ایمان ویقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں ہے"۔

عافیت کی حقیقت علماء نے یہ لکھی ہے کہ" آدمی کے دین کی سلامتی فتنوں سے. اور جسم کی امراض شدیدہ سے" اس سے

معلوم ہوا کہ عافیت کے مفہوم میں دو چیزیں شامل ہیں : اول آدمی کے دین کا صحیح سالم رہنا کہ وہ کسی ایسی آزمائش اور فتنے میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کے دین کو نقصان اور ضرر پہنچے، دوسرے یہ کہ وہ جسمانی کسی ایسے شدید مرض میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کا چین وسکون ختم ہو جائے، معمولی مرض اور معمولی دنیوی نقصان عافیت کے منافی نہیں ہے۔

یہ جو عافیت کی حقیقت بیان کی گئی ہے یہ واقعی بہت بڑی نعمت ہے اسی لئے حدیث میں عافیت کی دعا کی بہت تاکید آئی ہے۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ : میں اللہ کا نام لیتا ہوں وہ اللہ جس کے نام کیساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں نہ آسمان میں، اور

وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعاء کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دعاء شام کے وقت تین بار پڑھے گا تو صبح تک اس کو کوئی ناگہانی مصیبت نہ پہنچے گی، اور جو شخص اس کو صبح کے وقت تین بار پڑھے گا تو اس کو شام تک کوئی ناگہانی مصیبت نہ پہنچے گی۔ (ابوداؤد)

کون شخص ایسا ہوگا جو ناگہانی مصیبت سے بچنا نہ چاہتا ہو:

(۳) اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے صبح کے وقت اس طرح پڑھا تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر لیا، اور جس شخص نے شام کے وقت اس طرح پڑھا تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔ (ابوداؤد)

سبحان اللہ! کس قدر عظیم الشان دعاء ہے کہ شکرِ نعمت جو ایک اہم فریضہ ہے وہ اس دعاء سے ادا ہو جاتا ہے۔ مگر اصل یہ ہے کہ ہر دعاء کو اس کا مضمون و مطلب سمجھتے ہوئے پڑھا جائے، اس دعاء کا مضمون یہ ہے کہ اے اللہ! میرے پاس جو بھی نعمت ہے اور ایسے ہی تیری مخلوق میں سے جس کے پاس بھی جو نعمت ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے، لہٰذا تیرے ہی لئے **حمد** اور تعریف ہے اور تو ہی شکر کا مستحق ہے، یہ مضمون قرآن پاک میں بھی ہے جیسا کہ ارشاد ہے: وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ۔ ترجمہ (جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) شکر جو کہ ہر نعمت کا بندے پر واجب ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ نعمت کو خالص عطیۂ خداوندی سمجھتے ہوئے اس کو قدر دانی کے ساتھ صحیح استعمال کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعاء صبح کو پڑھے یا شام کو، یا یہ فرمایا کہ صبح اور شام کو ایک مرتبہ پڑھے گا تو اس کا چوتھائی بدن جہنم سے آزاد ہو جائے گا، اور جو دو بار پڑھے گا تو اس کا نصف بدن آگ سے آزاد ہو جائے گا، اور اگر تین بار پڑھے گا تو تین چوتھائی آزاد ہو گا، اور اگر چار بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے ہی بدن کو آگ سے آزاد کر دے گا۔ (ابو داؤد)

یہ دعاء بہت اہم ہے اپنے مضمون کے لحاظ سے، اس کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ! میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں گواہ

بناتا ہوں تجھ کو، اور تیرے ان فرشتوں کو جو عرش کے اٹھانے والے ہیں، اور باقی فرشتوں کو، بلکہ تمام ہی مخلوق کو اس بات پر کہ تو ہی ہے معبود، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔

گویا یہ شخص اپنے ایمان پر اللہ تعالیٰ کو اور اس کے تمام فرشتوں کو اور دوسری تمام مخلوق کو گواہ بنا رہا ہے۔ سبحان اللہ! کتنی عمدہ بات ہے۔

(۵) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَاللّٰهُ كَانَ، وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔

ترجمہ: اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ بغیر اس کی مدد کے کسی چیز پر قوت نہیں جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے

اور جو وہ نہ چاہے تو نہیں ہو سکتا میں یقین رکھتا ہوں اس پر کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے (کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں)۔

روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی فرماتی ہیں کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح و شام یہ دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی تھی اور فرمایا تھا جو شخص اس دعا کو صبح کو پڑھے گا تو شام تک وہ مکروہات (ناگوار امور) سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص اس دعا کو شام کے وقت پڑھے گا تو وہ صبح تک محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد)

لہذا پابندی کے ساتھ اس دعا کو صبح و شام پڑھنا چاہیئے۔

(۶) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جبکہ تم شام کرو، اور جب صبح کرو، تمام تعریفوں کے لائق آسمان وزمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی اس کی پاکیزگی بیان کرو، وہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے (قبروں سے)۔

حضرت ابن عباسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ کلمات (آیت کریمہ) صبح کے وقت پڑھے گا تو اس دن میں جو خیر اس سے فوت ہوگی اس کو پالے گا، اور جو شخص اس کو شام کے وقت پڑھے گا تو جو خیر اس سے رات میں فوت ہوگی اس کو پالے گا۔ (ابوداؤد)

کتنا زبردست فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر فوت شدہ خیر حاصل ہو جائے گی۔

(۷) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، تین بار، سورۂ حشر کے آخر کی تین آیات: هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. ان آیات کو ایک بار

حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کو صبح کے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں،

جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اور جو شخص شام کو اس کو پڑھے تو صبح تک اس کے لئے ایسا ہی کرتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۸) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَافِيْهِ وَشَرِّ مَابَعْدَهٗ۔

ترجمہ: صبح کی ہم نے اور سارے ملک نے اس حال میں کہ ہم سب اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس دن کی بھلائی کا، اس کی فتح کا (کامیابی) اور اس کی نصرت کا اور اس دن کے نور کا اور ہدایت کا اور اس کی برکت کا، اور پناہ لیتا ہوں تیری

ان تمام چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور اس دن کے بعد ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو اس کو چاہیئے کہ یہ پڑھے، اور پھر جب شام کرے تب بھی اسی طرح پڑھے۔ (ابوداؤد) شام کے وقت جب پڑھے تو یوں کہے کہ: اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا اللَّيْلِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ آخیر تک۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا يَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ، وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان

کے ساتھ صحت بدن کا (یا مطلب یہ کہ ایمان ویقین کی قوت کا) اور ایسے ایمان کا جس کے ساتھ خوش خلقی شامل ہو، اور سوال کرتا ہوں دین ودنیا دونوں کی کامیابی کا، اور تیری جانب سے رحمت کا، اور بلایا ومصائب سے سلامتی کا، اور تیری معافی کا اور خوشنودی کا۔

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا: میں تجھ کو ایسے کلمات بتانا چاہتا ہوں جن کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے سوال اور دعاء کیا کرے، دن میں بھی اور رات میں بھی، اس کے بعد یہ دعاء تعلیم فرمائی (طبرانی) مسجد نبوی کے امام صاحب نے رمضان میں وتر کی دعاء قنوت میں یہ دعا بھی پڑھی، نماز کے بعد مجھ سے ایک افریقی مرد صالح نے اس دعاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا دیکھئے! کیسی اچھی دعا ہے، بندہ کو ان کی یہ بات بہت پسند آئی۔ واقعی دعاء بہت

جامع ہے اس کے ترجمہ میں غور کیجئے۔

(۱۰) آیۃ الکرسی اور سورۂ مؤمن کے شروع کی یہ آیت:

(حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ) حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ پڑھے گا تو اس دن ہر برائی اور شر سے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی شریف)

نماز کے بعد کی دعائیں

(۱۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تیری ذات بابرکت ہے، اے عظمت

والے اور احسان والے۔

ایک روایت میں ہے سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء فرماتے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ اسکے شروع میں آپ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" تین بار پڑھتے تھے۔ (ترمذی)

(۱۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کو پرچہ لکھ کر یہ معلوم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے سلام کے بعد کونسی دعاء پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ مذکورہ بالا دعاء لکھوائی کہ یہ پڑھا کرتے تھے۔ (صحیحین وابوداؤد)

لیکن یہ دعاء ویسے بھی بکثرت پڑھنی چاہیئے، اس دعاء میں یہ بھی ہے کہ اے اللہ جس کو تو عطاء کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو نہ دے تو اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔

(۱۳) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر پر اور شکر ادا کرنے پر اور اچھی عبادت پر۔

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! مجھے تجھ سے محبّت ہے اور پھر فرمایا: میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھا کر، اس کو ہرگز نہ چھوڑنا۔

(ابوداؤد شریف)

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَہٗ، وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ، وَاجْعَلْ خَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے۔ (ابن السنی)

بہت ہی عمدہ اور جامع اور مختصر دعاء ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ میری عمر کے آخری حصہ کو سب حصوں سے بہتر بنا دے، اور میری زندگی کے آخری اعمال کو سب عملوں سے اچھا بنا دے اور میری زندگی کے ایام میں سب سے بہتر دن اس دن کو بنا جو دن میرا تجھ سے ملاقات کا ہوگا۔

مسجد نبوی کے امام صاحب بھی اس کو دعائے قنوت میں پڑھتے ہیں۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ، مُثْنِیْنَ بِھَا، قَابِلِیْھَا، وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں میں آپس میں محبت والفت پیدا فرمادے، اور ہمارے آپس کے احوال درست فرمادے، اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنی کی طرف لا، اور ہمیں ظاہری اور باطنی ساری برائیوں سے بچالے اور ہمارے لئے برکت فرما

ہمارے کانوں میں اور آنکھوں میں اور دلوں میں اور ہمارے گھر والوں (بیوی بچوں) میں، اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے، اور ہمیں بنا اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا، اُن نعمتوں کا ذکر کرنے والا، اور ان کو اچھی طرح قبول کرنے والا، اور ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرمادے۔

یہ بہت جامع دعاء ہے، اس کا نماز کے اخیر میں سلام سے پہلے پڑھنا بھی وارد ہے، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو بہت اہتمام سے سکھاتے تھے، جیسا کہ ابوداؤد شریف میں ہے۔

ایک صاحب نے جو کہ عالم ہیں مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ گھریلو پریشانیوں میں گھر گیا اور مجبور ہوگیا، وہ کہتے ہیں کہ میرا ذہن اس دعاء کی طرف گیا، میں نے اس کو اہتمام سے پڑھا، بحمداللہ وہ ساری کیفیت ختم ہوگئی۔

(۱۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کاموں کے کرنے کا اور برے کاموں سے بچنے کا، اور مسکینوں سے محبّت کرنے کا، اور اے اللہ جب تو ارادہ کرے اپنے بندوں کو کسی فتنے اور آزمائش میں مبتلا کرنے کا تو مجھ کو فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اپنی طرف بلالے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اس کے بعد یہ دعا کیا کرو (جو اوپر مذکور ہے)

(۱۷) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور حمد ہے، وہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی سے کلام کرنے سے پہلے دس بار اس کو پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، اور اس کے لئے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں، اور وہ سارے دن ہر مکروہ اور ناگوار بات سے محفوظ رہتا ہے، اور شیطان سے بھی محفوظ رہتا ہے اور کوئی گناہ اس کے عمل کو ضائع نہیں کرسکتا، الا یہ کہ وہ شرک میں مبتلا ہو جائے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے کا ذکر ہے، اور یہ کہ اس کے لئے اللہ تعالی

شانہ ایک حفاظتی دستہ (فرشتوں کا) بھیجتے ہیں جو اس کی حفاظت شیطان سے کرتا ہے صبح تک۔

چونکہ ایک روایت میں صبح کی نماز کے بعد کا ذکر ہے اور دوسری میں مغرب کے بعد کا، لہٰذا دونوں ہی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیئے۔

(۱۸) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کے اخیر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

بظاہر تشہد کے اخیر میں، یا تیسری رکعت کے قیام میں، اس صورت میں دعاء قنوت یہی دعاء ہو جائے گی، تیسرا احتمال

یہ ہے کہ سلام کے بعد۔ (ابوداؤد شریف)

ابو داؤد کی ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں یہ پڑھتے ہوئے سنا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری خوشنودی کے ذریعہ تیرے غصّہ سے (تیری صفات جمال کے ذریعہ صفات جلال سے) اور تیری معافی کے ذریعہ تیری سزا سے، اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری خود تجھ سے (تیری صفات جلال سے) میں تیری پوری حمد وثنا نہیں کرسکتا، بس آپ تو ایسے ہی ہیں جیسی آپ نے خود اپنی تعریف کی، ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں شاید اشارہ ہے اس آیت کی طرف: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(۱۹) سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد یہ تینوں سورتیں سات سات بار پڑھے تو آئندہ جمعہ تک اللہ تعالیٰ اس کو برائی سے بچاتے ہیں۔ (ابن السنی)

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ، وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَیَّ، فَارْضِنِیْ بِمَا قَسَمْتَهٗ لِیْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

اس دعاء کا نام (دعاء آدم) ہے۔ طواف کی دو رکعتوں کے بعد خاص طور سے یہ دعاء پڑھی جاتی ہے (زبدۃ المناسک)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تو میرا ظاہر حال بھی جانتا ہے اور باطن بھی، لہذا میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجات بھی جانتا ہے لہذا میرا سوال پورا فرمادے، اور تو میرے اندر کا حال بھی جانتا ہے لہذا میرے گناہ معاف فرمادے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں سما جائے اور یقین صادق کا سوال کرتا ہوں تاکہ میں یہ بات اچھی طرح جان لوں کہ مجھ کو وہی نفع اور نقصان پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے۔ پس مجھ کو راضی رکھ میری قسمت پر، اے عظمت والے اور احسان والے۔

(۲۱) یَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ۔

ترجمہ: اے رب میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری علوِّ شان اور عظیم سلطنت کے مناسب ہو۔

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرامؓ سے بیان فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے نے اس طرح کہا (جو اوپر مذکور ہے) تو لکھنے والے فرشتوں کے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں، تو وہ دونوں فرشتے آسمان پر گئے اور جاکر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے ہمارے رب! تیرے ایک بندے نے ایک جملہ کہا ہے، ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس بندے نے کیا جملہ کہا ہے؟ (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ اس نے کیا کہا ہے) انہوں نے عرض کیا: یہ کہا ہے:

يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس نے جس

طرح کہا ہے تم اس کو اسی طرح لکھ لو، جب وہ (آخرت میں) مجھ سے ملے گا تو خود اس کو اس کا بدلہ دوں گا۔ (ابن ماجہ)

فرشتوں کے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں، بظاہر مطلب یہ ہے کہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کا کتنا ثواب لکھیں۔

جامع دعاء

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهٖ مُحَمَّدٌ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے یوں فرمایا کہ تم جامع دعائیں مانگا کرو، (وہ بہت دیر سے دعائیں مانگ رہی تھیں) انہوں نے عرض کیا جامع دعا کون سی ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی (الادب المفرد)۔

گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں کہ یہ دعا بہت جامع ہے، اوّل تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ساری ہی دعائیں جامع ہیں۔ اور پھر جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہوں کہ یہ دعا جامع ہے تو پھر اس کا کیا کہنا؛ یہ دعا "مختصر فضائل درود" میں بھی ہم نے لکھی ہے

وہاں اس کا ترجمہ بھی مذکور ہے۔

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس طور پر کہ گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور ایک ہے اور سب سے بے نیاز ہے اور تو ایسا ہے کہ نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور نہ تو خود کسی سے پیدا ہوا اور تیرا کوئی ہمسر نہیں ہے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو میرے سب گناہ معاف کردے۔ بیشک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا تو اس پر آپ نے فرمایا: "قسم

ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اِس شخص نے اس وقت اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعاء کی ہے جس کے ذریعہ دعاء قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی شریف)

اور ابوداؤد شریف کی روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں تشہد کے بعد اس طرح دعاء مانگ رہا تھا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مغفرت ہوگئی، آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

(۲۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صحت کا اور پاکدامنی کا اور امانت داری کا اور خوش خلقی کا اور مقدر پر راضی رہنے کا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (بیہقی)

(۲۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ التَّوْفِیْقَ لِمَحَابِّکَ مِنَ الْاَعْمَالِ، وَاَسْأَلُکَ صِدْقَ التَّوَکُّلِ عَلَیْکَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِکَ۔ (الحلیۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق کا، اور سوال کرتا ہوں تجھ سے صحیح معنی میں تجھ پر توکل کا اور تیرے ساتھ حسن ظن کا (یعنی ایسا یقین جس سے تیرے ساتھ حسن ظن پیدا ہو)۔

(٢٦) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَايَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت فرما۔ تیرے سوا اچھے اعمال و اخلاق کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے، اور برے اعمال و برے اخلاق مجھ سے ہٹا دے، تیرے سوا کوئی ان کو ہٹانے والا نہیں ہے، اور بغیر تیری مدد کے نہ کسی برائی سے بچا جا سکتا ہے اور نہ طاعت پر قدرت ہے۔

(٢٧) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ، وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ ضَالٍّ وَّلَا مُضِلٍّ۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعا: اے اللہ! میرے ظاہر کو اچھا کر دے اور باطن کو ظاہر سے بھی اچھا کر دے، اور مجھ کو اچھی بیوی اور اچھی اولاد عطا فرما۔ جو نہ خود گمراہ ہو نہ دوسرے کو گمراہ کرنے والی ہو۔ اور اچھا مال بھی عطا فرما۔

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم)

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا تقویٰ اور پرہیزگاری

کا، اور پاکدامنی کا، اور (حسب ضرورت) مالداری کا سوال کرتا ہوں۔

(۲۹) اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ، وَزِدْنِیْ عِلْمًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو نفع پہنچا اس علم کے ذریعہ جو تو نے مجھ کو عطا کیا، اور مجھ کو مزید ایسا علم عطا فرما جو مجھ کو نفع دے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہر حال میں، اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی اہل جہنم کے حال سے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

(۳۰) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعا: اے اللہ! میرے تمام جسم کو عافیت اور سلامتی عطا فرما، اور خاص کر نگاہ کو، اور اس کو اخیر تک باقی رکھ، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے اوصاف ہیں۔

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا، اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔

(مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اور اس کو گناہوں اور گندگیوں سے پاک کر کہ تو میرے نفس کا بہترین تزکیہ کرنے والا ہے تو اس کا مولیٰ اور مہربانی کرنیوالا ہے۔

(۳۲) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ۔

اس دعاء کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دعاء ہے جس کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے جس کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: اے اللہ! مجھے ایسا بنادے کہ تیرا بکثرت شکر ادا کروں، اور بکثرت ذکر کروں، اور تیرے احکام کی پیروی کروں اور ان کا لحاظ رکھوں۔

مغفرت اور رزق میں وسعت و برکت کی دعاء

(۳۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ مَا رَزَقْتَنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخشدے اور میرے گھر میں

وسعت عطا فرما، اور جو نعمتیں تو نے مجھ کو عطا کی ہیں ان میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا: رات جو میں نے آپ کی دعاء سنی تو صرف یہی تھی (بہت ہی مختصر سی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے دیکھا بھی! اس دعاء میں اور کیا چیز باقی رہ گئی؟ (ترمذی شریف) یعنی اس میں تو سب کچھ آگیا، گو مختصر ہے لیکن بہت جامع ہے، یہ دعاء ان دعاؤں میں سے بھی ہے جو وضو کے درمیان پڑھی جاتی ہیں، یہ دعاء ایک کتاب میں کچھ اضافہ کے ساتھ اس طرح ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ فِیْ خُلُقِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ كَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ بِمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق وسیع اور بلند فرما دے، اور میری کمائی میں برکت عطا فرما، اور مجھ کو میری روزی پر قناعت عطا فرما، اور جو رزق مقدر میں نہیں ہے اس کے فتنے میں مجھ کو مبتلا نہ فرما (کہ اس کی طلب میں لگا رہوں)۔

(۳۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تمام ان خیر کی چیزوں کا جن کا سوال کیا ہے تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے، اور پناہ چاہتے ہیں تجھ سے تمام ان چیزوں کے شر سے جن سے پناہ چاہی ہے تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور اے اللہ! تو ہی ایسی ذات ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے، اور تو ہی نیک انجام تک پہنچانے والا ہے، اور کسی بھی برائی سے بچنا اور کسی نیک کام پر قدرت بغیر تیری مدد کے نہیں ہوسکتی، تو بہت بڑا اور برتر ہے۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے بہت سی دعائیں مانگی ہیں، ہمیں تو وہ یاد نہیں ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی دعا بتاتا ہوں جو ان سب دعاؤں کو جامع ہے، اور پھر آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (ترمذی شریف)

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے: ان صحابی یعنی ابوامامہؓ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے سوال فرما کر ایسی جامع دعا کی تعلیم کرا دی۔

علماء فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی دعاؤں میں سب سے زیادہ جامع دعا " رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ہے۔ اور حدیث شریف کی دعاؤں میں سب سے جامع یہ دعا ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

(۳۵) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

ترجمہ: اے اللہ ہماری تعداد میں اضافہ فرما اور کمی نہ فرما، اور ہمارا اکرام فرما، ہماری اہانت نہ فرما، ہم کو عطا فرما اور محروم نہ فرما، ہم کو ترجیح دے دوسروں پر نہ کہ دوسروں کو ہم پر، اور ہمیں اپنے سے راضی کر لے اور ہم سے راضی ہو جا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب قد افلح المؤمنون کی شروع کی دس آیات نازل ہوئیں تو آپ نے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء مانگی اور فرمایا: مجھ پر اس وقت دس آیتیں نازل ہوئی ہیں، جو ان پر اچھی طرح عمل کرے گا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی شریف)

ان دس آیات کی تفسیر غور سے پڑھی جائے عمل کی نیت سے۔

(٣٦) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ۔

(ترمذی شریف)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور بری خواہشات اور بیماریوں سے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء مانگا کرتے تھے "والادواء" کا اضافہ بعض روایات میں ہے۔

(۳۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کئے ہیں اور جو نہیں کئے ان کے بھی شر سے۔

حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعاء مانگتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا یہ دعاء۔ (ابوداؤد شریف)

(۳۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ مجھ کو پڑھنے کے لئے کوئی دعاء بتا دیجئے، اس پر آپ نے ان کو یہ دعاء بتائی۔ (ابوداؤد)

اگر کوئی شخص اس دعاء کا اہتمام کرے اس کو انشاء اللہ

تعالیٰ محفوظ زندگی نصیب ہوجائے۔

مضمونِ دعاء: اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کان، آنکھ، زبان
دل اور شرمگاہ ہر ایک کے شر سے پناہ چاہتا ہوں
احقر بھی سبق کو جاتے وقت درسگاہ میں داخل ہونے
سے پہلے اکثر یہ دعا پڑھتا ہے، دراصل نفس امّارہ اور شیطان
ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے، اللہ کے ذکر ہی سے ڈر کر وہ
بھاگتا ہے۔

(۳۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں حق کی مخالفت سے، اور نفاق سے، اور بُرے اخلاق سے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

(۴۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں آزمائش کی سختی اور بدبختی کی گرفت سے، اور اس بات سے کہ مقدرات کے فیصلوں سے میرے دل میں تنگی پیدا ہو اور دشمنوں کے ہنسی اڑانے سے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں چیزوں سے (جو دعا میں مذکور ہیں) پناہ مانگتے تھے۔

(بخاری شریف)

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں نعمتوں کے

زائل ہونے سے. اور عافیت کے پلٹ جانے سے. اور اچانک کی مصیبت سے. اور تیری ہر ناراضی سے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی من جملہ دعاؤں کے ایک دعا یہ تھی۔ (مسلم شریف)

آدمی کو خوش حالی اور ہر طرح کی راحت و عافیت حاصل ہونے کے بعد ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں یہ نعمتیں مجھ سے میری ناشکری کی وجہ سے چھن نہ جائیں. اس کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے:

(۴۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص مؤمنین اور مؤمنات کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے استغفار کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں. (حصن حصین) چونکہ اس شخص نے تمام مؤمنین

ومؤمنات کے لیے دعاء مغفرت کی ہے تو اس کے صلہ میں اللہ تعالی اس شخص کے نامۂ اعمال میں تمام مؤمنین ومؤمنات کی تعداد کے برابر ہر ایک کی طرف سے ایک ایک نیکی لکھواتے ہیں، اللہ اکبر! کتنا بڑا اجر ہے، زندہ مؤمنین جو موجود ہیں دنیا میں صرف انہی کی تعداد سو کروڑ سے زائد بتاتے ہیں، اور جو گذر گئے وہ تو بے شمار ہیں، اللہ تعالی کے خزانے بہت وسیع ہیں، وللہ خزائن السمٰوات والارض۔

اس دعاء کی ایک اور فضیلت ہے، کتاب کے آخری صفحہ پر دیکھیے۔

(۴۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ مانگتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے زیادہ میں نے کسی کو یہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ابن السنی)

یہ مختصر سا استغفار ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ آپ بخشے بخشائے ہیں، استغفار کی اتنی کثرت فرمارہے ہیں، تو ہم لوگوں کو اس کا جتنا اہتمام کرنا چاہیئے ظاہر ہے۔

مجھ سے میرے ایک قدیم استاذ نے بیان کیا کہ میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گنگوہ خانقاہ میں حاضر ہوا تو اس وقت حضرت بالجہر یعنی ذرا آواز سے استغفار پڑھ رہے تھے۔

گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۴۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ اسکے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (ابوداؤد)

(۴۵) اور نکلتے وقت: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ. اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ. اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَىَّ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اسی پر توکل کرتے ہوئے (گھر سے نکلتا ہوں) بغیر اللہ کی مدد کے نہ گناہ سے بچنا ہے اور نہ طاعت کی قوت ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں خود کوئی جہالت کا کام کروں یا وہ مجھ پر کیا جائے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو اس سے کہا جاتا ہے

اب تیری کفایت کی جائے گی اور حفاظت کی جائے گی اور شیطان اس سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

جب گھر سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے۔ اور اگر صبح کی نماز کے لئے مسجد جا رہا ہو تو اس میں اس دعاء کا اضافہ کرے جو دعاء اس کے بعد آ رہی ہے۔

صبح کی نماز کے لئے جاتے وقت

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا (مسند احمد و صحیحین)

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں زبان میں، آنکھ میں، کان میں، اور دائیں بائیں، اور اوپر نیچے آگے پیچھے نور پیدا فرما۔ نور پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے اندر صلاحیت پیدا فرما اور مجھ کو توفیق عطا فرما ان سب اعضا، کو صحیح استعمال کرنے کی، حق میں استعمال کرنے کی، ناجائز استعمال سے بچا۔ ناجائز استعمال تاریکی ہے، اور صحیح استعمال روشنی و نور ہے۔

کھانے کے بعد کی دعاء

(۴۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا، اور بغیر میری کوشش اور قوت کے مجھ کو عطا کیا۔

حضرت معاذ بن انسؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: جو شخص کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۴۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(۴۹) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ۔

جب کسی کے یہاں کھانا کھائے

(۵۰) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

ترجمہ: یا اللہ! ان لوگوں کے رزق میں برکت فرما، اور ان کی مغفرت فرما، اور ان پر رحم فرما۔

حضرت عبداللہ بن بسر السلمی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ دعا مروی ہے (مسلم)

(۵۱) اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھ کو کھلایا اس کو تو کھلا، اور جس نے مجھ کو پلایا اس کو تو پلا۔

(۵۲) اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔

ترجمہ: (ہمیشہ) روزہ دار تمہارے یہاں افطار کرتے رہیں اور (ہمیشہ) نیک ہی لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے استغفار کرتے رہیں۔

یہ دعا، حضرت انس رضؓ سے منقول ہے۔ (مسند احمد)

بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۵۳) بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ

وَالْخَبَائِثِ ۔ ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری جنات وشیاطین سے خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو بیت الخلاء ہیں ان میں جنات وشیاطین جمع رہتے ہیں، لہذا جب تم ان میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ کی ان سے پناہ چاہو۔ (ابوداؤد) لہذا جنات وشیاطین سے بچنے کیلئے بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت اس دعاء کو پڑھنا ضروری ہے، یہ عامل قسم کے لوگ بھی اپنا تجربہ یہی بتاتے ہیں۔

اور نکلتے وقت پڑھے:

(۵۴) غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے یہ گندگی دور کی

اور مجھ کو عافیت عطا فرمائی۔

(فائدہ) یہاں پر معافی چاہنا نعمتوں کے شکر میں کوتاہی کی وجہ سے ہے اور منجملہ ان نعمتوں کے بسہولت استنجار سے فراغت بھی ہے جس کا شکر ادا کرنے میں ہم سے کوتاہی ہوتی ہے، اسی لئے بیت الخلار سے باہر آکر یہ دعا پڑھتے ہیں۔

غسل خانہ میں داخل ہو تو کیا پڑھے

(۵۵) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔

ایک حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل خانہ اچھی جگہ ہے جس میں مسلمان داخل ہوتا ہے، جب داخل ہو تو اس میں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے جنت کا، اور پناہ چاہے جہنم سے۔ (کتاب الاذکار)

بندہ کہتا ہے غسل خانہ صفائی ستھرائی کا محل ہے وہاں سے آدمی صاف ستھرا ہوکر نکلتا ہے، جیساکہ حدیث میں آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں "کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ" کہ وہ ایسے حسین وخوبصورت اور تروتازہ تھے جیسے ابھی ابھی غسل خانہ میں سے نکل کر آرہے ہوں۔ اور چونکہ اصل مقام صفائی ستھرائی اور زینت وجمال کا جنّت ہے، اس لئے اس موقع پر مسلمان آدمی کا ذہن اس کی طرف جانا چاہیئے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اس کا سوال کرے، اور جہنم سے پناہ چاہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غسل خانہ پاک وصاف ہونا چاہیئے، چنانچہ حدیث شریف میں اس میں پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے، اس کے بالمقابل جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ) پڑھنا وارد ہے، اس لئے کہ وہاں پر شیاطین

جمع ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں اس کی تصریح ہے، لہٰذا ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہیے۔

سونے کے وقت کی دعائیں

(۵۶) اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے ہی حوالہ کرتا ہوں (کہ تیرے ہی احکام پر چلنا ہے)، اور اپنے سارے امور تیرے ہی سپرد کرتا ہوں (یعنی تجھ پر ہی تمام امور میں توکل

کرتا ہوں) اور تجھ پر ہی اپنی ٹیک لگاتا ہوں (اعتماد کرتا ہوں) رغبت کی چیزوں میں بھی اور خوف کی چیزوں میں بھی، تیرے سوا نہ کوئی ٹھکانا ہے نہ جائے پناہ، ایمان لاتا ہوں تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر جس کو تو نے ہماری طرف بھیجا۔

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو (سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے تو اول وضو کر، اس کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ، اگر تو اس حال میں مرا تو فطرتِ اسلام پر مرے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۵۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے۔ (مسلم وابوداؤد)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں

کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانہ دیا، کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا۔ اور ایک روایت میں یہ دعا بھی آئی ہے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔ (بخاری و مسلم)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ

فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعاء پڑھا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن ہمیں اور آپ کو یہ دعاء بکثرت پڑھنی چاہیئے، شریر کے شر سے بچنے کے لئے یہ بہت زوردار دعاء ہے، اس دعاء میں اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے اوصاف اور کمالات مذکور ہیں کہ تو ہی ہر چیز کا خالق ومالک ہے، تورات، انجیل، اور قرآن کا نازل کرنے والا ہے، ہر شریر تیرے قبضہ میں ہے، تو مجھے اس کے شر سے بچالے، اور میرا قرض ادا کرا دے، اور میری فقیری کو مالداری سے بدل دے۔

(۵۹) اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

بیدار ہونے کے وقت

(۶۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۶۱) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

(۶۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص پورے

دن کے لئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد) سبحان اللہ! کیسی اچھی دعا ہے لہٰذا اس دعا کو بھی مسجد میں داخل ہونے کے وقت ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۶۳) اور نکلتے وقت یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ، اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

جب بازار میں داخل ہو

(۶۴) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً

خَاسِـرَةً۔

(۶۵) لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَــیٌّ لَايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَـلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ معاف کئے جاتے ہیں. دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (ترمذی وغیرہ)

(۶۶) حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک رحمہ اللہ" کی شرح کے اخیر میں مندرجہ ذیل مناجات لکھی ہے:

رَبِّ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ

عِنْدَ هَا شُكْرِیْ، وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِیْ، فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ يَحْرِمْنِیْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ يَخْذُلْنِیْ. وَيَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِیْ، يَاذَاالْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَايَنْقَضِیْ اَبَدًا. وَيَاذَا النَّعْمَاءِ الَّتِیْ لَاتُحْصٰی اَبَدًا! اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰی يَوْمِ الْاَبَدِ۔

ترجمہ: اے میرے رب کتنی ہی ایسی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ کو عطا کیں لیکن میری طرف سے ان کے شکر میں کمی ہی ہوتی رہی، اور کتنی ہی ایسی مصیبتیں ہیں جنمیں تو نے مجھ کو مبتلا کیا (میری آزمائش کے لئے) لیکن میری جانب سے

ان پر صبر کرنے میں کمی ہی ہوتی رہی۔ پس اے وہ کریم ذات جس نے مجھ کو میری ناشکری کے باوجود محروم نہیں رکھا، اور میری بے صبری کے باوجود اپنی نصرت اور مدد کو مجھ سے نہیں روکا، اور اے وہ ذات جس نے مجھ کو معاصی پر دیکھنے کے باوجود رسوا نہیں کیا، اور اے وہ محسن جس کے احسانات کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں، اور اے وہ منعم جس کے انعامات کو شمار نہیں کیا جا سکتا، میں تجھ سے یہ دعاء کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل، اولاد، اور اصحاب پر اور آپ کے اتباع کرنے والوں پر ہمیشہ ہمیش اپنی خاص رحمتیں نازل فرما۔

(۶۷) اَللّٰھُمَّ اَفْلِحْنِیْ وَمَنْ لَحِقَ بِیْ وَمَنْ طَلَبَ الدُّعَاءَ مِنِّیْ۔

یہ دعاء بندہ کو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کے ہاتھ سے

ایک ورق پر لکھی ہوئی ملی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے اللہ! مجھ کو اور میرے متعلقین کو جو مجھ سے وابستہ ہیں اور ان سب لوگوں کو جنہوں نے مجھ سے دعاء طلب کی ہے فلاح دارین نصیب فرما"۔

یہ دعاء ان صلحاء کے زیادہ حسب حال ہے جن سے لوگ دعاء طلب کرتے ہیں کہ اس میں ان سب کے لئے دعاء آگئی۔

(٦٨) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاَهْلِ بَیْتِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَاَخَوَاتِیْ وَاَعْمَامِیْ وَعَمَّاتِیْ وَاَخْوَالِیْ وَخَالَاتِیْ وَاَجْدَادِیْ وَجَدَّاتِیْ وَلِشَیْخِیْ وَسَائِرِ مَشَائِخِیْ، وَلِاُصُوْلِیْ وَفُرُوْعِیْ وَفُرُوْعِ اُصُوْلِیْ، وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، اِنَّکَ سَمِیْعٌ

قَرِیْبٌ مُّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ۔

ترجمہ: اے رب مغفرت کر میری اور میرے والدین کی، اور میرے اہل خانہ کی، اور میرے بھائی بہنوں کی، اور میرے چچاؤں اور ماموؤں کی، خالاؤں اور پھوپیوں کی دادے دادیوں کی، اور میرے اپنے شیخ اور جملہ مشائخ کی اور تمام اصول و فروع کی میرے فروع کی بھی اور میرے اصول کے فروع کی بھی، اور تمام مؤمن مردوں عورتوں کی، اور تمام مسلم مردوں عورتوں کی وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں بیشک تو دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

یہ دعا میری جوڑی ہوئی ہے جس کو میں صبح کی نماز کے بعد تو خاص طور سے پڑھتا ہوں، اور کبھی دوسرے وقت بھی، کبھی اس میں اختصار کر دیتا ہوں، اور " ولاھل بیتی " کے بعد " ولشیخی " سے اخیر تک پڑھتا ہوں، درمیان کی دو سطریں

حذف کردیتا ہوں۔

مجلس سے اٹھتے وقت کی دُعائیں

(۶۹) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری تسبیح کرتا ہوں (پاکی بیان کرتا ہوں) اور تیری حمد کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس برخاست فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے، ایک صحابی کے سوال کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا، (استغفار) مجلس کا کفارہ ہے یعنی

جو لغزش یا لغزشیں مجلس میں ہوئی ہوں ان کا کفارہ۔

(ترمذی شریف)

(۷۰) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے آپ کا رب، جو بہت بڑی عزت والا ہے، ہر اس چیز سے جو (مشرک) بیان کرتے ہیں، پیغمبروں پر سلام ہے اور سب طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اپنی مجلس کے اعمال کا ثواب بڑے پیمانہ میں ناپ کر لے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی مجلس کے ختم پر یہ پڑھے۔ (ابو نعیم)

فصل ثانی

اس فصل میں وہ دعائیں مذکور ہیں جو مرض، مصائب اور دوسرے خاص اوقات میں پڑھی جاتی ہیں۔

ہر کام میں سہولت حاصل ہونے کیلئے

(۷۱) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ

رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دھن لگی ہوئی ہے، جو مؤمنوں کے لئے انتہائی شفیق نہایت مہربان ہے۔ (یہ صرف پہلی آیت کا ترجمہ ہے)

حدیث شریف میں ہے جو شخص ان دو آیتوں کو روزانہ صبح و شام سات سات بار پڑھے اس کے لئے تمام کاموں میں سہولت میسر ہو۔ (معارف القرآن)

بے چینی اور فکر کے وقت کی دعائیں

(۷۲) اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ، وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعا، مکروب کے لئے ہے، یعنی جو شخص کسی مصیبت کی وجہ سے کرب اور بے چینی میں مبتلا ہو اس کے لئے۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار

ہوں، پس تو مجھ کو میرے نفس کے حوالے نہ کر، پلک جھپکنے کے بقدر بھی، اور میرا سب حال درست کردے، تیرے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۷۳) لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں ظلم (گناہ) کرنیوالوں میں سے ہوں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کو جو بھی بے چین شخص پڑھے تو اس کی بے چینی دور ہو جائے گی، اور وہ کلمہ ہے میرے بھائی یونس علیہ السلام کا، جس کو انہوں نے اس وقت

پڑھا تھا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔ (ترمذی)

(۷۴) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

(پوری آیت الکرسی) اور سورۃ البقرہ کی اخیر کی آیات

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

(اخیر تک)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں بے چینی کے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔ (ابن السنی)

(۷۵) اَللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا۔

ترجمہ: اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتلاؤں

جن کو تم کرب یعنی بے چینی کے وقت پڑھ لیا کرو، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوپر والی دعا بتائی (ابوداؤد شریف)

(۷۶) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ترجمہ: نہیں ہے پھرنا (گناہ سے) اور نہ طاقت ہے (عبادت کی) مگر اللہ ہی کی مدد اور فضل سے۔

حدیث میں ہے کہ اس کا پڑھنا ننانوے بیماریوں کا علاج ہے، جن میں کم سے کم غم اور فکر ہے۔

(حصن حصین)

(۷۷) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور تمام مخلوق کو سنبھالنے والے! میں صرف تیری رحمت سے تیری مدد چاہتا ہوں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو کسی وجہ سے بے چینی لاحق ہوتی تو یہ دعا پڑھا کرتے۔

اور ایک روایت میں ہے جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے موقع پر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ پڑھا کرتے تھے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" (ترمذی شریف)

چین وسکون حاصل ہونے کے لئے ایک جامع دعاء

(۷۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا

مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ بَصَرِيْ، وَشِفَاءَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہی حکم میرے بارے میں چلتا ہے، تیرا فیصلہ میرے بارے میں (جو بھی ہو) وہ عدل وانصاف ہے، دعاء کرتا ہوں میں تجھ سے تیرے ہر اس نام سے جو تو نے خود لیا ہو یا وہ نام تو نے اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا ہو، یا وہ نام تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہو، یا وہ نام صرف تیرے پاس تیرے علم غیب میں ہو (کسی کو تو نے بتایا نہ ہو) یہ دعاء کرتا ہوں کہ آپ

قرآن کریم کو میرے دل کی بہار بنا دیں، اور اس کو میری آنکھ کی روشنی بنا دیں، اور میرے سینے کی شفا بنا دیں، اور اس کو میرے غم اور فکر کے دور ہونے کا ذریعہ بنا دیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو کوئی غم یا فکر لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور فکر کو خوشی سے بدل دیں گے، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس شخص کو یہ دعا محفوظ نہ ہو تو وہ تو بڑے خسارے میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے، اور پھر فرمایا: لہٰذا ان کلمات کو خود بھی پڑھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ (ابن السنی)

درد اور مرض کے دفعیہ کیلئے چند دعائیں

(۷۹) اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں ایک دن میرے بدن (کے کسی حصہ) میں اس قدر شدید درد تھا جس کی وجہ سے میں ہلاکت کے قریب ہوگیا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جس جگہ درد ہے وہاں اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر سات بار یہ دعا پڑھ (جو اوپر مذکور ہوئی) وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا درد دور کر دیا، اس کے بعد سے میں اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو بھی یہ عمل بتاتا رہا۔

(ترمذی شریف)

(۸۰) رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ، اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ، اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَاءِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا تم میں سے جس کو درد وغیرہ کی شکایت ہو یا کوئی تم سے اپنے درد کی شکایت کرے تو یہ دعا (مذکورہ بالا) پڑھ کر دم کرے (انشاء اللہ تعالیٰ) وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

(۸۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اُعِیْذُكَ بِاللّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ، مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ۔

حضرت عثمان غنی رض فرماتے ہیں جب میں بیمار ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دم کیا کرتے تھے ، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس طرح دم کیا (جو اوپر مذکور ہے) اس کے بعد جب آپ جانے لگے تو فرمایا: اے عثمان! اس طرح دم کیا کر، اس جیسی جھاڑ تم لوگوں نے اس سے پہلے نہ کی ہوگی۔ (ابن السنی)

(۸۲) اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ
اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ مریض پر پڑھ کر دم کیا جائے (ابوداؤد)

جو شخص شدت مرض اور تکلیف کی وجہ سے خستہ حال ہو جائے

(۸۳) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، میرا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ میں تھا، آپ کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو

بہت ہی کمزور اور خستہ حال تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کا یہ حال دریافت فرمایا: اس نے عرض کیا کہ دکھ اور بیماریوں نے ایسا کردیا. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے یہ سب دکھ اور تکلیف دور ہوجائے اور پھر فرمایا کہ یہ پڑھا کر (جو دعاء اوپر لکھی گئی) راوی کہتا ہے کہ کچھ روز بعد آپؐ کا گذر اس پر ہوا تو اس کا حال درست ہوچکا تھا، اس نے آپؐ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میں مسلسل وہ دعاء پڑھتا رہا جو آپ نے بتائی تھی۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بھی مجھے کوئی پریشانی پیش آتی ہے تو جبرئیلؑ میرے سامنے آتے ہیں" وہ فرماتے ہیں اے محمد یہ پڑھو (وہی دعاء جو اوپر مذکور ہے) (روح المعانی)

اخیر میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیرًا. پڑھ لیں۔

قرض کی ادائیگی اور غم و فکر دور کرنے کیلئے

(۸۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دیکھا کہ ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے ابوامامہ تم یہاں بے وقت کیسے بیٹھے ہو؟ (وہ نماز کا وقت نہ تھا) انہوں نے عرض کیا کہ بہت سارے غم اور فکر اور قرضوں نے مجھے گھیر رکھا ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی دعاء نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ

تمہارا غم دور کر دے، اور قرض ادا کرا دے؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور بتا دیجئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا صبح و شام پڑھا کرو، وہ فرماتے ہیں میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دور کر دیا اور قرض بھی ادا کرا دیا۔ (ابوداؤد شریف)

(۸۵) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری کفایت فرما اپنی حلال روزی کے ذریعہ حرام روزی سے اور اپنے فضل سے مجھ کو بے نیاز کر دے اپنے ماسوا سے۔

روایت میں ہے کہ ایک نہایت ضرورت مند شخص حضرت علیؓ کی خدمت میں آیا، آپ نے اس سے فرمایا میں تجھ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

سکھائے تجھے، اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرادے گا۔ (ترمذی شریف)

(۸۶) اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا قرض ادا کرادے اور میرے فقر کو مالداری سے بدل دے۔

(۸۷) اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر جس کو جتنی چاہے روزی عطا فرماتا ہے اور وہ قوت والا اور غلبہ والا ہے۔

اس کو ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھیں۔

دعاءِ استخارہ

(۸۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ
وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡاَلُكَ
مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ، فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ
وَلَا اَقۡدِرُ، وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ، وَاَنۡتَ
عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ، اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ
اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ
وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدُرۡهُ لِیۡ
وَیَسِّرۡهُ لِیۡ، وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ، اَللّٰهُمَّ وَاِنۡ
كُنۡتَ تَعۡلَمُهٗ شَرًّا لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ
وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاصۡرِفۡهُ
عَنِّیۡ، وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ كَانَ ثُمَّ

رَضِّنِیْ بِہٖ ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں، تیرے علم کی وجہ سے (یعنی چونکہ تجھ کو علم ہے اس بات کا کہ خیر کس میں ہے) اور قوت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کی وجہ سے (یعنی چونکہ تو قدرت والا ہے)، اور سوال کرتا ہوں محض تیرے فضل عظیم کی وجہ سے (یعنی تیری عطا محض فضل وکرم ہے) بیشک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو عالم ہے مجھے کچھ علم نہیں ہے، اور تو تو تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے (سوال میرا یہ ہے) کہ اگر تیرے علم میں یہ چیز (جو میرے ذہن میں ہے) میرے حق میں دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے اور آسان فرما دے اور اس میں میرے لئے برکت رکھ دے، اور اگر تو اس کو میرے حق

میں بہتر نہیں جانتا ہے تو مجھ کو اس سے ہٹا دے اور اس کو میرے سے ہٹا دے، اور میرے لئے خیر مقدر فرما، وہ جہاں بھی ہو اور مجھ اس پر راضی کر دے (کہ میں اس پر خوش رہوں)

مختصر استخارہ

(۸۹) اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ۔

حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! میرے لئے پسند کیجئے، منتخب کیجئے (جو میرے حق میں بہتر ہو) (ترمذی شریف)

دعاء استخارہ کا خلاصہ بھی یہی ہے۔

(۹۰) اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حصینؓ سے فرمایا: اگر تو اسلام لے آئے گا تو میں تجھ کو ایک دعاء سکھاؤں گا جو تجھ کو نفع دے گی، پھر جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ دعاء بتا دیجئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعاء سکھائی۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: "اے اللہ! میرے دل میں بھلائی کی بات ڈال، یعنی جو میرے حق میں خیر ہو، اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا" یہ دعاء بہت سے موقعوں پر پڑھی جا سکتی ہے مشوروں کے موقع پر، اور استخارہ کے موقعہ پر، اور ہر تردّد کے وقت۔

جس کو نیند نہ آنے کی شکایت ہو

(۹۱) اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَأْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا بتائی کہ یہ پڑھا کر، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری وہ شکایت دور کر دی۔

(کتاب الاذکار)

مضمون دعا: اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور (سب لوگوں کی) آنکھیں سکون سے ہوگئیں، اور آپ تو ہمیشہ زندہ رہنے

والے ہیں، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہیں، آپ کو
تو نہ اونگھ لگتی ہے اور نہ نیند آتی ہے۔ اے حی و قیوم!
میری رات کو سکون والی بنا دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

جب کوئی کام مشکل نظر آئے

(۹۲) اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی کام آسان مگر وہی جس کو تو آسان کر دے، اور تو تو سخت اور بنجر زمین کو نرم کر دیتا ہے جب چاہتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کو جب کوئی کام مشکل نظر آتا تو) یہ دعا پڑھتے تھے۔

(کتاب الاذکار)

گویا ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ نسخہ ہمیشہ کے لئے بتا دیا ہے۔

ولادت میں سہولت کیلئے

(۹۳) اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
(پوری آیۃ الکرسی) اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ
یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ
وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (اور معوذتین)

حضرت فاطمہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فرماتی ہیں کہ جب میرے یہاں (بچہ کی) ولادت کا وقت قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہما دونوں سے فرمایا کہ فاطمہ کے پاس جاکر "آیۃ الکرسی" اور "اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِی" اخیر تک پڑھیں، اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس) پڑھ کر دم کریں، اس سے معلوم ہوا کہ اس عمل سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے۔

گمشدہ چیز یا انسان کے لئے

(۹۴) اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ

الضَّالَّةِ أَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ
اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ
فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔

(رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ فِي الثَّلَاثَةِ)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز گم ہوجائے یا کوئی شخص فرار ہو جائے تو اس کی واپسی کے لئے یہ مذکورہ بالا دعاء پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ! گمشدہ چیز کو لوٹانے والے، گمراہی سے ہدایت دینے والے، تو ہی گمراہی سے ہدایت دیتا ہے، مجھ پر میری گمشدہ چیز کو لوٹا دے اپنی قدرت اور دبدبے سے، اسلئے کہ وہ چیز تیری ہی عطاء کی ہوئی ہے۔

نیز یہ دعاء بھی: یَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ضَالَّتِيْ" اکابر سے

منقول اور مجرّب ہے۔

جب ناگوار بات پیش آئے یا اسکے آنے کا خطرہ ہو

(۹۵) اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ۔

جب کوئی ناگوار اور ناپسندیدہ چیز دیکھنے میں آئے (بد فالی کی قسم کی) تو یہ دعاء پڑھے۔ (ابن السنی)

مضمون دعاء: اے اللہ! بھلائیوں کو لانے والا اور برائیوں کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے، اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت بغیر تیری مدد کے نہیں ہے۔

(۹۶) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے۔

ایک صحابیہؓ فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مسافر) منزل پر اتر کر یہ دعا پڑھے تو اس کو وہاں سے واپسی تک کوئی چیز ضرر نہیں پہونچائے گی۔ (ترمذی ص ۱۸۱)

اگر کوئی شخص کسی سنگین آفت میں مبتلا ہو جائے

(۹۷) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا میں تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو کسی ہلاکت میں مبتلا ہو جائے تو وہ پڑھ لیا کرے، انہوں نے عرض کیا: ضرور! میں آپ پر

قربان ہو جاؤں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اوپر والے کلمات بتائے، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کلمات کی برکت سے جو چاہے گا بلاؤں کو دور کر دے گا۔ (ابن السنی)

جب دشمن پر نظر پڑے یا اس کا خوف ہو

(۹۸) يَا مٰلِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ اَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ اَسْتَعِيْنُ۔

ترجمہ: اے قیامت کے دن کے مالک! میں صرف تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہوں اور صرف تجھ ہی سے تمام معاملات میں مدد طلب کرتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب دشمن سامنے آیا تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت یہ پڑھ رہے

تھے۔ تو اس پر میں نے ان (دشمنوں) کو پچھڑتے ہوئے دیکھا، فرشتوں کی مار اُن پر پڑ رہی تھی، آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی۔ (ابن السنی)

(۹۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ کو اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کے آگے کرتے ہیں، اور آپ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں ان کے شر سے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خطرہ و اندیشہ ہوتا تو اس وقت آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

جو وحشت اور خوف میں مبتلا ہو

(۱۰۰) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے ذریعہ اس کے غضب سے اور اس کے عقاب (یعنی سزا) سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے۔

ایک صحابی ؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے گھبراہٹ اور وحشت رہتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے لگے تو یہ دعاء پڑھ لیا کر۔ ایک دوسرے صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہی شکایت کی ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والی دعا بتائی کہ اس کو بکثرت پڑھا کرو۔

(۱۰۱) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ (ابن السنی)

ترجمہ: ہم پاکی بیان کرتے ہیں اس بادشاہ کی جو مقدس ہے، جو تمام فرشتوں اور روح القدس یعنی جبرئیل کا رب ہے، جس نے احاطہ کر رکھا ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اپنے غلبہ اور دبدبہ کے ساتھ۔

دعا صلوٰۃ الحاجۃ

(۱۰۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: دعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی صفات مذکور ہیں، اس کے بعد یہ ہے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت اور مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال اور خصلتوں کا، اور سوال کرتا ہوں ہر نیکی میں حصے کا اور ہر گناہ سے بچنے کا، میرا کوئی گناہ بغیر معاف کئے نہ چھوڑ اور کوئی غم اور فکر بغیر دور کئے نہ چھوڑ، اور کوئی میری ایسی حاجت جو تجھ کو پسند ہو بغیر پورا کئے

نہ چھوڑ یا ارحم الراحمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی کی کوئی (خاص) حاجت وضرورت اللہ تعالیٰ شانہ سے ہو یا کسی آدمی سے تو پہلے اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعاء پڑھے۔ (ترمذی شریف)

امام نوویؒ فرماتے ہیں اس کے بعد دعاء الکرب یعنی "ربنا اٰتنا فی الدّنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" بھی پڑھے، اس کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

دعاء سفر

(۱۰۳) سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہوتے باہر جانے کے لئے تو تین بار تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھتے اور واپسی میں بھی یہی دعا پڑھتے اور یہ زیادہ کرتے:

"آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم شریف)

نکاح کے بعد دولہا کے لئے دعاء

(۱۰۴) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ یا صرف: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، یا صرف بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

جو شخص نکاح کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اسی طرح دعاء دیتے تھے۔ (صحیحین)

بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت کی دعاء

(۱۰۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس عورت کے خیر کا اور جس خیر پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کا، اور پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے یعنی اس کے اندر جو اچھی خصلتیں ہیں ان کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اندر جو بری خصلتیں ہیں ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی شادی کرے کسی عورت سے تو (جب اس کے پاس جائے) تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

(ابوداؤد شریف)

جب مرغ کی آواز سنے

(۱۰۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو اس لئے کہ اس وقت اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔

جب کتّے یا گدھے کی آواز سنے

(۱۰۷) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کتّوں یا گدھوں کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، اس لئے کہ اس وقت انہوں نے شیطان کو دیکھا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جانور ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے ہو۔ (صحیحین)

نظرِ بد، آسیب و سحر وغیرہ سے حفاظت کیلئے دو ماثور دعائیں

(۱۰۸) اُعِیْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ کر حضرت حسنؓ و حسینؓ پر دم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحٰق (علیہما السلام) پر یہی دعا پڑھ کر دم کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

(۱۰۹) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور پوچھا: کیا طبیعت ناساز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" اس پر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔ (مسلم و ترمذی)

(۱۱۰) مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: سب کچھ اللہ ہی کے چاہنے سے ہے بغیر اس کی مدد کے ہمیں کسی چیز پر طاقت نہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ پر جو انعام فرمائیں اس کے مال اور اہل و عیال میں اور وہ شخص مَاشَاءَاللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ کہے (ان کو دیکھ کر) تو موت تک اس کی ان نعمتوں پر کوئی آفت نہیں آئے گی، یعنی اس کی یہ سب نعمتیں آفات سے محفوظ ہو جائیں گی، یا یوں فرمایا کہ موت کے علاوہ اور کوئی آفت نہیں آئے گی، موت تو آنی ہی آنی ہے۔ (ابن السنی)

تنبیہ

اس کتاب کی تالیف کے دوران امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف "کتاب الاذکار" ہمارے سامنے رہی ہے، اور اکثر دعائیں ہم نے اسی سے لی ہیں، جس میں انہوں نے مسنون دعاؤں کو بہت تفصیل سے لکھا ہے اور اس کے ساتھ اذکار و تسبیحات کو بھی مستقل طور سے لکھا ہے

پھر اس کے بعد کتاب کے اخیر میں انہوں نے بعض معاصی کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً غیبت، بہتان، چغلی، سوء ظن (بدظنی) وغیرہ، اور ہر ایک کی ان میں سے تعریف، یعنی اس کی حقیقت اور حکم شرعی اور ہر ایک کے بارے میں قرآن وحدیث میں جو وعیدیں آئی ہیں وہ بھی لکھی ہیں۔

دعاء اور اذکار کے بیان میں ان چیزوں کا ذکر انہوں نے بظاہر اس لئے ضروری سمجھا کہ جس طرح دعاء اور اذکار وتسبیحات کا تعلق زبان سے ہے، اسی طرح ان معاصی کا تعلق بھی زیادہ تر زبان سے ہے۔ اسی زبان کو اگر ہم نے ان چیزوں میں بھی استعمال کیا تو یہ سمجھئے کہ ہم نے اپنے اُن اعمال کو ضائع کر دیا جن اعمال کو بڑی محنت اور ذوق وشوق سے کیا تھا، پس جس طرح اعمال صالحہ کو اختیار کرنے میں نفس امارہ کی مخالفت کرنی پڑتی ہے،

اسی طرح ان اعمال کے وجود میں آنے کے بعد ان کی حفاظت کے لئے معاصی سے، اور خصوصًا مذکورہ بالا معاصی سے بچنا بھی ضروری ہے، خواہ غیبت کو کتنا ہی جی چاہے، لیکن اس سے بچنے کی پوری کوشش کرے، اور اس میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، اسی طرح دوسرے گناہوں میں بھی۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی تین گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرلے تو پھر بہت سے گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے، غیبت، سوءِ ظن (بدگمانی) حسد، دراصل یہ وہ گناہ ہیں جن میں بہت سے وہ دیندار لوگ بھی مبتلا ہیں جو نماز، روزہ، اور دوسرے فرائض کے پابند ہیں، اور دوسرے بڑے بڑے گناہوں سے بھی بچتے ہیں، لیکن وہ ان تین گناہوں میں سے کسی ایک میں

یا تینوں میں کسی نہ کسی درجہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں. حالانکہ اپنی دعاؤں اور عبادتوں کی حفاظت وقبولیت کے لئے مطلقاً گناہوں سے اور خصوصاً مذکورہ بالا گناہوں سے جن میں ابتلاء زیادہ ہے، بچنا ضروری ہے۔

حسد اور عداوت اور آپس کی رنجشیں (جو سبب بنتی ہیں غیبت اور بدگمانی کا) ان سے بچنے کے لئے یہ سمجھنا کافی ہو سکتا ہے کہ آدمی یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ارادہ کے بغیر کوئی کسی کو ضرر اور نقصان ہرگز نہیں پہونچا سکتا، کسی کی مخالفت سے کچھ نہیں ہو سکتا، سوائے اس کے جو اللہ چاہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتاتا ہوں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نصائح فرمائیں

اور اخیر میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ اگر تمام مخلوق جنات و انسان سب مل کر تجھے کوئی ضرر پہونچانا چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھا ہے، اور اگر وہ سب مل کر کوئی نفع پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھا ہے، تقدیر کا قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے، یعنی تقدیر کا فیصلہ اپنی جگہ اٹل ہے، اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مضمون کو "گلستاں" میں بڑے مؤثر انداز میں صاف صاف لکھا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

گر گزندت رسد ز خلق مرنج
کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دلِ ہر دو در تصرف اوست

ترجمہ: اگر تجھ کو کوئی ضرر مخلوق سے پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو اس لئے کہ مخلوق سے نہ راحت پہنچتی ہے نہ رنج، خدا ہی کی طرف سے جان! دشمن اور دوست کی مخالفت، اس لئے کہ دونوں کے دل اسی کے قبضہ میں ہیں۔

یہ مضمون اگر آدمی کے ذہن میں راسخ ہو جائے (اور ہونا چاہیئے، اس لئے کہ تقدیر کا مسئلہ ہے) تو پھر آپس کی لڑائیاں اور عداوتیں اور رنجشیں سب ختم ہو جائیں، اسی طرح مخلوق سے جو توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں ان سے بھی خلاصی مل جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث میں (جس کا ذکر شروع میں آیا ہے) یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ سوال کر، اور نہ مدد

طلب کرے ع

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

تنبیہ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ آدمی کو اپنی کوتاہیاں اور برائیاں نظر نہیں آتیں، دوسرے کی بے شک نظر آتی ہیں، اسی لئے زیادہ تر لوگ غیبت اور بدگمانیوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ لیکن جو غیبتیں ہو چکی ہیں ان کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ جن کی غیبت کی گئی ہے، کوشش کر کے ان سے معافی مانگ لی جائے، یا پھر کم از کم ان کیلئے دعائے مغفرت کرے، مثلاً یوں کہا کرے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمَنِ اغْتَبْتُهٗ وَظَلَمْتُهٗ. کہ اے اللہ! مجھ کو بھی معاف کر اور ان کو بھی جن کی میں نے غیبت

کی ہے اور ان پر ظلم کیا ہے، ہم نے اپنے بعض بزرگوں سے ایسا ہی سنا ہے۔ واللہ الموفق۔

فائدہ حدیث شریف میں ہے: اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

یعنی تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے، اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعاء "الحمد للہ" ہے "لا الہ الا اللہ" کا افضل الذکر ہونا تو اس لئے ہے کہ بغیر اس کے آدمی کا ایمان ہی ثابت نہیں ہوتا، دوسرے اسلئے بھی کہ "لا الہ الا اللہ" کے مفہوم میں اثبات اور نفی دو جزء ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ معبود اور لائق عبادت ہے اور دوسرا جزء یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بخلاف دوسرے اذکار کے، مثلاً: سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، ان سب میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت مذکور ہے، اول میں

اللہ کے لئے پاکی کا ذکر ہے، اور دوسرے میں اس کا قابل تعریف ہونا مذکور ہے ۔ اور تیسرے میں اللہ کے لئے بڑائی کا ثبوت ہے۔

لہذا "لا الہ الا اللہ" مضمون کے لحاظ سے ان سب سے بڑھ کر ہے کہ اس میں اثبات و نفی دونوں پائے جاتے ہیں

دوسری چیز حدیث بالا میں یہ ہے کہ "الحمد للہ" سب دعاؤں سے افضل ہے، علماء نے "الحمد للہ" کا دعاء ہونا اس طرح سمجھایا ہے کہ ایک دوسری حدیث میں ہے "رَأس الشكر الحَمد لله" کہ الحمد للہ کہنا بہت اونچے درجے کا شکر ہے، سو "الحمد للہ" جب شکر ہے اور اونچے درجے کا شکر ہے تو شکر سے تو نعمتوں میں اضافہ اور برکت ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے" لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ" لہذا ثابت ہوا کہ الحمد للہ

سے تمام نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور دعاء سے مقصود بھی یہی ہوتا ہے، یعنی نعمتوں کا حصول اور ان میں اضافہ، لہذا الحمد للہ بھی دعاء ہے۔

اور اس کی افضلیت اس معنی کر ہے کہ اس میں سوال کا کنایہ ہے، اور یہ معلوم ہے کہ کنایہ صراحت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے، والکنایۃ ابلغ من الصراحۃ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "حمد" اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے، اور کریم وسخی کی تعریف کرنا گویا اس سے اس کے کرم کا سوال کرنا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ بھی سوال اور دعاء ہے، لہذا "الحمد للہ" بکثرت پڑھنا چاہئے کہ وہ ذکر تو ہے ہی، دعاء بھی ہے، دونوں صفتیں اس میں موجود ہیں۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر رات گذارتا تھا، جب آپ رات میں اٹھتے تو آپ کو وضو،

کا پانی دیتا تھا، تو دیر تک میں آپ سے یہی سنتا رہتا:
"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" (ترمذی شریف)
اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ جب آپ رات میں اٹھتے تو میں آپ کی زبان سے دیر تک "سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" ہی سنتا رہتا، اور پھر اس کے بعد آپ سے دیر تک "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" سنتا رہتا۔

اور ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ بتادیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کیلئے پسند فرمایا: "سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ" (ترمذی شریف)

لہذا جب بھی آدمی رات میں اٹھے تو حضور کے اتباع میں کثرت سے کبھی سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مسلسل اور کبھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مسلسل، اور کبھی سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتا رہے، خواہ نفل نماز (تہجد) پڑھنے کی نوبت نہ آئے، اسی کو غنیمت سمجھے، کم از کم ایک سنّت تو ادا ہوگی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے (آمین)

ایک روایت میں ہے "اَلِظُّوْا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"، ترجمہ: اے لوگو! "یاذا الجلال والاکرام" کو لازم پکڑلو، (ترمذی شریف) یعنی بکثرت اس کا ورد رکھو اس میں اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں مذکور ہیں "جلال" یعنی عظمت اور بزرگی، اور "اکرام" یعنی احسان، یعنی اے عظمت اور

احسان والے یہ دو صفتیں اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم میں بھی مذکور ہیں، تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

فائدہ بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ نماز میں جی نہیں لگتا، وسوسے آتے ہیں؟

اس کا علاج ایک بزرگ (مولانا الحاج منیر احمد صاحب بستوی مظاہری) نے مجھے یہ بتایا کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے (قرآن پاک کی سورتیں، رکوع وسجود کی تسبیحات، نیز التحیات وغیرہ) ان سب کو یاد سے نہ پڑھا جائے، بلکہ ارادے سے پڑھا جائے، تو پھر دھیان سے پڑھا جائے گا اور جی لگے گا، اور اگر صرف یاد ہونے اور زبان پر چڑھا ہوا ہونے کے طور پر پڑھا جائے گا تو نماز میں دھیان نہیں رہے گا۔

اور خود میں نے ایک شخص کو اس کا علاج یہ بتایا تھا کہ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو اس طرح پڑھیں کہ خود

اپنے کان تک اس کی آواز پہنچے۔ جب جو پڑھ رہا ہے اس کو اپنے کانوں سے سنے گا تو کان اس آواز کی طرف متوجہ ہوں گے، جس کا اثر قلب پر پڑے گا، اور قلب اس کی طرف متوجہ ہو گا۔

ہمارے استاذ و مربی حضرت اقدس ناظم صاحب (مولانا اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ) بھی نماز میں اسی طرح پڑھا کرتے تھے، حضرت کے پاس برابر میں نماز پڑھنے والا آپ کے پڑھنے کی صاف آواز سنتا تھا، گو عموماً ہم نے دوسرے بزرگوں کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہیں سنا، اور یہ تو مسئلہ کی بات ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ اور اسی طرح باقی اذکار کا اس طرح پڑھنا کہ زبان سے تلفظ اس طرح کرے کہ اپنے نفس کو سنائے، ضروری ہے، اتنا آہستہ پڑھنا کہ خود بھی نہ سنے معتبر نہیں، قول راجح یہی ہے

دوسرا قول یہ ہے کہ صرف منہ سے آواز کا نکلنا کافی ہے، اگرچہ اپنے کانوں سے نہ سنے۔

اسی پر بندہ اس تحریر کو ختم کرتا ہے، لکھنے میں جو بے ادبی اور کوتاہی ہوئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ ربّ العالمین سے معافی چاہتا ہوں۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين، والحمد لله ربّ العالمين والحمد لله الذى بنعمته تتم الصّالحات۔

واٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

محمدؐ عاقل عفا اللہ عنہٗ
(۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ یوم الخمیس)

آگے اپنے ایک بزرگ (حضرت مولانا حکیم سیّد مکرم حسین صاحب سنسارپوری مدظلہ العالی) کی تحریر سے کچھ اعمال نقل کیے جاتے ہیں۔

آیات شفاء

مندرجہ ذیل آیات کو گلاب و زعفران سے طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائیں، ہر مرض سے شفاء کے لئے مجرب ہے۔ ان آیات کو لکھنے سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) الحمد شریف ایک بار (۲) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (پ۱۰ آیت ۱۴) (۳) وَشِفَاءٌ لِّمَا

فِی الصُّدُوْرِ (پ۱۱ آیت ۵۷) (۴) یَخْرُجُ مِنْ
بُطُوْنِہَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ
لِّلنَّاسِ (پ۱۴ آیت ۶۹) (۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مَا ھُوَ شِفَآءٌ (پ۱۵ آیت ۸۲) (۶) وَاِذَا مَرِضْتُ
فَھُوَ یَشْفِیْنِ (پ۱۹ آیت ۸۰) (۷) قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ (پ۲۴ آیت ۴۴)

آیات سحر

سحر و آسیب زدہ مریض کو مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر
پانی پر دم کرکے یا طشتری پر لکھ کر گھول کر صبح و شام پلائیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ

السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى
(پ ۱۶ آیت ۶۹، ۷۰) (۲) فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ (پ ۱۹ آیت ۴۶، ۴۷، ۴۸) (۳) فَلَمَّآ اَلْقَوْا
قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ
اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (پ ۱۱ آیت ۸۱) (۴) قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورت (۵) قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورت (۶) يَا حَيُّ حِيْنَ
لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ
يَا حَيُّ۔

آیات سلام

ہر بیماری اور پریشانی سے سلامتی اور حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل آیات کو ہر نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں: اعوذ باللہ من الشیطان الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (پ۲۳ آیت:۵۸) (۲) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ (پ:۲۳ آیت:۷۹) (۳) سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ (پ۲۳ آیت ۱۰۹) (۴) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ (پ:۲۳: آیت ۱۱۴) (۵ سَلٰمٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ۔ (پ ۲۳ آیت ۱۳۰) (۶) سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (پ ۲۳ آیت ۱۸۱) (۷) سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (پ ۳۰ آیت ۵)

ہر بیماری سے شفاء اور ہر پریشانی سے حفاظت کیلئے

(۱) یَا سَلٰمُ، یَا حَفِیْظُ بلا شمار پڑھتے رہیں۔
(۲) منزل شریف، صبح کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینا ہر مرض کی شفاء کے لئے بہترین علاج ہے۔

روزی میں برکت کیلئے

(۱) یَا فَتَّاحُ، یَا رَزَّاقُ، صبح و شام پڑھ لیا کریں۔
(۲) یَا غَنِیُّ، یَا مُغْنِیُ، ۱۱۰۰ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں

بھاگے ہوئے اور گم شدہ کے لئے

(۱) یَا حَفِیْظُ، یَا مُعِیْدُ، تین تین تسبیح صبح و شام پڑھیں
(۲) اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ، بھاگے ہوئے شخص

کے نام کے اعداد نکال کر اس کی تعداد کے مطابق صبح و شام پڑھیں۔

آنکھوں کی بینائی تیز کرنے کیلئے دو اعمال

(۱) فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ، تین مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیا کریں۔

(۲) یَا نُوْرُ، ہر نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

دماغی تقویت کیلئے

یَا قَوِیُّ ہر فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ۱۱ مرتبہ پڑھیں

ادائیگی قرض و فراخی رزق کے لئے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ہر نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھیں۔

ناجائز مقدمات سے چھٹکارے کیلئے

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ ۱۴۶۰ مرتبہ، اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ رات کو پڑھیں۔

ہر بلا و مصیبت سے حفاظت کیلئے

اول و آخر درود شریف کے ساتھ پوری منزل شریف پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے اپنے اہل و عیال کا تصور کر کے احاطہ کریں، اور تین مرتبہ دستک دے کر اپنے کو اور اپنے سب گھر والوں کو اللہ کی حفاظت میں سونپ دیں

تمت بالخیر

بہت کام کی بات

میں نے اپنے ایک بزرگ کے بارے میں سنا کہ وہ ایک دعاء بہت اہتمام سے فرماتے تھے، وہ یہ:

”اے اللہ ہمیں دوسروں کے حقوق پہچان کر انہیں اداء کرنے والا بنادے“۔

یہ دعاء واقعی بہت ہی اہم ہے، اسی کے ہم معنیٰ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کی ایک مشہور نصیحت ہے جس کو حضرت ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ ”یہ نہ دیکھو دوسرا ہمارے ساتھ کیا کر رہا ہے بلکہ یہ سوچو! ہمیں کیا کرنا چاہئے، دراصل یہ ایک حدیث شریف کا مضمون ہے جو ترمذی شریف میں ہے“ جس کا ترجمہ یہ ہے ”لوگوں کا ساتھ مت دیکھو کہ کہنے لگو، اگر وہ ہمارے ساتھ اچھا معاملہ اور برتاؤ کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ احسان کا برتاؤ کریں

گے، اور اگر وہ ہمارے ساتھ بُری طرح پیش آئیں گے تو ہم بھی اسی طرح پیش آئیں گے، بلکہ خوگر بناؤ اپنے آپ کو اس بات کا کہ اگر دوسرے تمہارے ساتھ احسان کریں تب تو تم ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو ہی، اور اگر وہ تمہارے ساتھ بُرا معاملہ کریں تو تم ان کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرو۔

لیکن عموماً لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کو اس کا تو احساس رہتا ہے کہ فلاں عزیز نے میرا فلاں موقع پر خیال نہیں رکھا، میں بیمار ہوا تو مزاج پُرسی کے لئے نہیں آیا، فلاں وقت ایسا کیا اور ایسا کیا، لیکن اپنے بارے میں نہیں سوچتا کہ میں نے بھی اس کا خیال رکھا یا نہیں رکھا، اپنی کوتاہی کو نہیں سوچتا جس کی وجہ سے دلوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے اور آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطاء فرمائے۔

واللہ الموفق

منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ۙ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ۙ
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ○ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ

[1] حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی، بیہقی) اس کو پڑھ کر بیماروں پر دم کرنے کی حدیث میں ترغیب ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۱ ۝ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۲ ج
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

۱ حدیث پاک میں ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اس رات میں کوئی آفت بیماری رنج وغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا وہ دس آیتیں یہ ہیں چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ کی پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں پھر آخر سورۃ بقرہ کی تین آیتیں۔ (معارف القرآن)

۲ اس آیت کا مفہوم توحید کے ہم معنی ہے، اس میں توحید ہے جس پر سارے دین کا مدار ہے

إِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۭ
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۭ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۙ قف
قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۙ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوا ۙ يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۭ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أَوْلِيَـٰٓئُهُمُ الطَّاغُوتُ ۙ يُخْرِجُونَهُمْ مِّنَ النُّورِ

اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۩ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ

لہ حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ان دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اس خزانہ خاص سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے اس لیے تم خاص طور پر ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو اور بچوں کو سکھاؤ۔ (مستدرک حاکم، بیہقی)

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ
اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ
مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
شَهِدَ[له] اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

له حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور آیت شَهِدَ اللّٰهُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمائیں گے اور جنت میں جگہ دیں گے اور اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائیں گے جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔ (روح المعانی)

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ
الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ ؎ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ

؎ قرآن پاک کی یہ تینوں آیات (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ سے مُحْسِنِيْنَ تک)
دفع مضرات کے لیے مجرب و مشہور ہیں۔

حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝
وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ● قُلِ ادْعُوا
اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا
فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

[1] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح ہوتے اور شام ہوتے یہ آیتیں "قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ" الخ آخر سورت تک پڑھ لے تو اس کا دل مُردہ نہ ہوگا اس دن اور اس رات میں۔ (الدیلمی)

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لا لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ لا فَاِنَّمَا
حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

لہ حضرت محمد بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں بھیجا، جاتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ ہم صبح اور شام ہوتے ہی یہ آیتیں پڑھ لیا کریں اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ الخ تو ہم پڑھتے رہے، ہمیں مالِ غنیمت بھی ملا اور ہماری جانیں بھی محفوظ رہیں۔ (ابن السنی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ
رَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ●

لہ ان چار آیتوں میں فرشتوں کی قسم کھا کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم سب کا معبود برحق ایک ہے
آگے کی چھ آیات میں توحید کی دلیل مستقلاً بیان کی گئی ہے۔ (ماخوذ از معارف القرآن)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرَانِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالدِّهَانِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ● لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا
الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

لہ قرآن پاک کی یہ آیات دفع مضرات کے لئے بہت مجرّب و مشہور ہیں۔

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا
فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

لہ حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور اس کے بعد سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ سے آخر سورت تک پڑھ لے تو اللہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن وہ مر گیا تو شہادت کی موت حاصل ہوگی اور جس نے شام کو یہی کلمات پڑھ لیے تو یہی درجہ اس کو حاصل ہوگا۔ (تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ[1] اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا
بِهٖ ۝ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهُ
كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ[2] يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝

[1] قرآن پاک کی یہ آیات دفع مضرات کے لیے بہت مجرب اور مشہور ہیں۔
[2] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب رفقاء سے زیادہ خوشحال بامراد رہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں ایسا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا آخر قرآن کی پانچ سورتیں سورہ کافرون، سورہ نصر، سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھا کرو اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو۔ (تفسیر مظہری) ایک روایت میں سورہ کافرون کو چوتھائی قرآن کے برابر فرمایا (ترمذی)

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
اَعْبُدُ ؕ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ[1] هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ
وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ[2] اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ

---

[1] ایک روایت میں سورۃ اخلاص کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا۔

[2] ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو شخص صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس)
پڑھ لیا کرے تو اس کے لیے کافی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کو ہر
بلا سے بچانے کے لیے کافی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝
اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ
الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

لہ امام احمد نے حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی تین سورتیں بتاتا ہوں جو توراۃ انجیل، زبور اور قرآن سب میں نازل ہوئی ہیں اور فرمایا کہ رات کو اس وقت تک نہ سوؤ جب تک ان تینوں (معوذتین اور قل ہو اللہ احد) کو نہ پڑھ لو۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت سے میں نے کبھی ان کو نہیں چھوڑا۔ (ابن کثیر)

(۳۳) منزل کے خواص

منزل آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کیلئے ایک مجرّب عمل ہے، القول الجمیل میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں "یہ تینتیس (۳۳) آیات ہیں جو جادو کے اثر کو رفع کرتی ہیں اور شیاطین، چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے"۔ اور بہشتی زیور میں حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ تحریر فرماتے ہیں "اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو پانی پر ان آیات (منزل) کو پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔

مستجاب الدعاء بننے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حدیث شریف میں ہے، جو شخص دن میں ۲۷ یا ۲۵ مرتبہ یہ دعاء پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن مستجاب الدعوات لوگوں میں شامل ہوجائے گا جن کی دعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

(حصن حصین بحوالہ طبرانی کبیر)

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

رسالہ مبارکہ

مختصر فضائل درود شریف

انتخاب و ترتیب

مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین

مدرسہ مظاہر علوم

ناشر

مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وبعد

یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ رب العالمین کے بعد تمام مخلوق میں انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا مرتبہ ہے، اور انبیاء کرام میں سب سے اونچا اعلیٰ وارفع مقام ہمارے نبی یعنی محمد بن عبداللہ ابن عبدالمطلب الہاشمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔

امت پر آپؐ کے جو حقوق ہیں یعنی آپ پر ایمان اور آپ کا اتباع وغیرہ منجملہ ان کے ایک حق وہ ہے جس کو قرآن کریم میں اس طرح فرمایا گیا ہے "یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" اس حق کی ادائیگی وتکمیل کا طریقہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی درخواست

پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نبویہ میں منقول ہے، یعنی صلاۃ وسلام کا طریقہ وعبارت اور اس کے صیغے،

دراصل یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے امت پر احسان عظیم ہے کہ صحابہ کے دریافت کرنے پر آپ نے اس حق کی بخوبی ادائیگی کا طریقہ خود ہی ارشاد فرمایا ہے، آپ سے اس سلسلہ میں جو عبارات والفاظ منقول ہیں ان ہی کا نام درود شریف ہے،

ہمارا مقصود اس مختصر رسالہ میں انہی صیغوں میں سے بعض صیغے اور ان کے جو فضائل منقول ہیں ان کو شائع کرنا ہے، تاکہ پڑھنے والوں کے لئے ازدیاد شوق ورغبت کا ذریعہ ہو کر بکثرت درود شریف کے وجود میں آنے کا باعث بنے، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ

ویسے تو علماء کی تصریح کے مطابق درود کے صیغوں میں سب سے افضل درود وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے یعنی

درود ابراہیمی[1]، لیکن اس کے باوجود حقیقت یہ ہے صلوٰۃ وسلام کا تو ایک مستقل شاندار چمنستان ہے۔ جس میں طرح طرح کے صیغے ملتے ہیں۔ ہر ایک کا لطف اور ذائقہ جُدا ہے،

ع۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

پڑھنے والوں کے ذوق بھی مختلف ہوتے ہیں۔ کسی کا جی کسی درود میں زیادہ لگتا ہے اور کسی کا کسی میں۔ دراصل درود شریف ہے جی ہی کے ساتھ پڑھنے کی چیز تب ہی اس کے پورے فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں گو نفع اور فائدہ تو بہر صورت ہے۔

ہم نے ان اوراق میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب

---

[1] اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم انک حمید مجید و بارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم انک حمید مجید ۱۲۔

نور اللہ مرقدہ کی مبارک تصنیف " فضائل درود کے خزانے میں سے اپنے ذوق کے مطابق چند موتی لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھنے کی توفیق نصیب کرے کہ اس میں دارین کی سعادت مضمر ہے

مناسب سمجھا گیا کہ کتاب کے اخیر میں وہ جامع دعا جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زوجۂ محترمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درخواست پر ان کو تعلیم فرمائی تھی جس کو حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور تصنیف " الادب المفرد " میں ذکر فرمایا ہے، اس کو نقل کر دیا جائے تاکہ ان سب درودوں کے بعد اس کو بھی پڑھ لیا جائے۔ بلکہ اس کو زبانی یاد کرکے ہمیشہ ہی پڑھا جائے کہ اس سے زیادہ جامع دعا، کتب حدیث میں ہماری ناقص نظر سے نہیں گذری۔

اب ہم اصل مقصد شروع کرتے ہیں

(۱) جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ شانہ جزاء دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ مذکورہ بالا درود پڑھے تو اس کا ثواب ستّر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا (طبرانی) مشقت میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(ترجمہ) اے اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیے اور

ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہونچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو

مقعد مقرب سے کیا مراد ہے۔ اس میں مختلف قول ہیں مشہور یہ ہے کہ اس سے مراد مقام محمود ہے، جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے "عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" اور مقام محمود کی تفسیر فضائل درود میں مذکور ہے، درود مذکور کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس طرح درود پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (بزار و طبرانی) کتنا بڑا فائدہ ہے کہ آپ اس درود پر اپنی سفارش کو ضروری قرار دے رہے ہیں۔

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ

وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(ترجمہ) اے اللہ اپنی خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد پر وہ رحمت جو تیری خوشنودی اور آپ کے حق کی ادائیگی کا سبب ہو اور عطا فرما ان کو مقام وسیلہ اور مقام محمود جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اور عطا فرما ان کو ہماری جانب سے ایسا بدلہ جو ان کی شان کے مطابق ہو اور ہماری جانب سے آپؐ کو اس سے افضل جزا عطا فرما جو کسی نبی کو اس کی امت کی جانب سے تو نے عطا فرمائی ہو، اور اپنی خاص رحمت نازل فرما آپؐ کے دوسرے برادرانِ نبوت پر، اور نیک لوگوں پر، اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ
اس درود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے (نزہۃ المجالس)

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اس درود میں آپؐ کے ساتھ آپؐ کی ازواج مطہرات اور ذریت کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس درود کے بارے میں آپ کا ارشاد منقول ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے درود کا ثواب بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ درود ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ پڑھا کرے (ابو داؤد) بڑے پیمانہ میں وہی چیز ناپی جائے گی جو بڑی مقدار میں ہوگی،

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اس درود شریف کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ درود شریف اسّی مرتبہ پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائیگا، (قول بدیع)

اور ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی مرتبہ درود پڑھے گا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اس حدیث میں عصر کے بعد کی قید نہیں ہے اور نہ کسی خاص درود کی تخصیص ہے بلکہ عام ہے۔ مذکورہ بالا درود کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دھلویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ" میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

پڑھا تو آپؐ نے اس کو پسند فرمایا۔

(فائدہ) جمعہ کے روز درود پڑھنے کی خاص طور سے احادیث میں فضیلت وارد ہوئی ہے۔ روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ وہ درود مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص حضورؐ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اس کے فرشتے اس پر ستّر دفعہ درود بھیجتے ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں شاید ستّر والی[ل] روایت جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حسنات کا ثواب جمعہ کے دن ستّر گنا ہوتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

(٦) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہٗ

[ل] ورنہ مشہور حدیث میں بجائے ستّر کے دس مرتبہ ہے ۱۲

الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

اس درود کے بارے میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت امام شافعیؒ کے انتقال کے بعد ان کو ان کے مشہور شاگرد "امام مزنیؒ" نے خواب میں دیکھا تو سوال کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ وہ بولے مجھے بخشدیا اور حکم فرمایا کہ مجھکو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لیجائیں، اور یہ اس درود کی برکت ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ

وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔

(ترجمہ) اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمدؐ پر اور آپ کی آل پر ایسی رحمت جس کی برکت سے آپ ہم کو نجات عطا، فرمائیں تمام ہولوں اور آفتوں سے اور ایسی رحمت جس کی بدولت آپ ہماری ساری حاجات پوری فرمادیں، اور ہم کو تمام گناہوں سے پاک فرمادیں، اور ایسی رحمت جس کی بدولت آپ ہم کو درجات عالیہ عطا، فرمائیں، اور ایسی رحمت جس کی بدولت آپ ہم کو بھلائیوں کے کمال تک پہنچائیں. زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ۔

یہ درود، درود تُنْجِیْنَا کے نام سے مشہور ہے. اس کے بارے میں یہ واقعہ معتبر کتابوں میں منقول ہے کہ ایک بزرگ

شیخ موسیٰ ضریر نے اپنا پیش آمدہ قصہ بیان کیا کہ ایک جہاز جس میں مَیں موجود تھا وہ ڈوبنے لگا۔ اسی اثناء میں مجھ کو غنودگی سی ہوئی تو اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ایک ہزار بار پڑھیں وہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم لوگوں نے اس کو تین سو ہی بار پڑھا تھا کہ بفضلہ تعالیٰ جہاز نے نجات پائی، اس درود کے اور بھی بہت سے فضائل منقول ہیں۔ اور رہے بھی واقع میں یہ درود بہت جامع، ہر شخص کو یہ درود یاد ہونا چاہیئے کہ بہت جامع اور کافی وشافی ہے[۱]،

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

---

[۱] ہمارے حضرت مدنی قدس سرہ اس درود کو ستر بار پڑھنے کو فرمایا کرتے تھے ۱۲

اس درود کے بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کی گنجائش نہ ہو وہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھا کرے (صحیح ابن حبان)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے۔

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ

اس درود کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جو شخص مجھ پر اس طرح درود بھیجے گا وہ

مجھ کو خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا، اور جس کی میں سفارس کرونگا وہ میری حوض سے پانی پیئے گا، اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے (قول بدیع)

اور اس درود کے بارے میں نزہۃ المجالس میں یہ لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حَبْسِ بَول ہوگیا انھوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت بیان کی۔ انھوں نے فرمایا تو تریاقِ مُجَرَّبْ سے کہاں غافل ہے یہ درود پڑھا کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ۔ خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا ان کا مرض زائل ہوگیا۔

(۱۰) وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔

یہ درود شریف بھی حدیث سے ثابت ہے اور سب سے زیادہ مختصر ہے۔ لہٰذا جو شخص مختصر سے مختصر درود پڑھنا چاہتا ہو وہ یہ پڑھے۔ ایسے ہی سلام کے صیغوں میں سب سے زیادہ مختصر یہ ہے "بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ"

یہ درود شریف کے کل دس صیغے ہوئے کم از کم روزانہ تین تین مرتبہ ان کو پڑھا جائے۔ اور اس سے بہتر یہ ہے کہ دس دس بار پڑھا جائے۔ اس صورت میں روزانہ آپ کی طرف سے دربار نبوی میں سو درود پہونچیں گے جس میں پندرہ بیس منٹ سے زائد خرچ نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد عاشق عفا اللہ عنہ
۲۷ شعبان ۱۴۱۹ھ

اضافہ از مؤلف ۲۵ رمضان ۱۴۱۹ھ

شروع رسالہ میں درود شریف کے بارے میں جو آیت شریفہ مذکور ہے اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ وسلام ہر دو کے پیش کرنے کا امر ہے۔ اس رسالہ میں اب تک جو صیغے مذکور ہوئے ان میں سے اکثر میں صرف صلوٰۃ کا ذکر ہے۔

آیۃ شریفہ کی پوری تعمیل اسی وقت ہوگی جب درود شریف میں صلوٰۃ کے ساتھ اس کا دوسرا جز یعنی سلام بھی پایا جائے اسی لئے صحابہ کرام نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام پیش کرنے کا طریقہ بھی مستقل طور سے دریافت کیا تھا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کا طریقہ بھی تعلیم فرمایا صلوٰۃ کی طرح سلام کے بھی مختلف صیغے حدیثوں میں

وارد ہیں،

حضرت شیخ رح نے رسالہ فضائل درود شریف میں اس سلسلہ میں پچیس صیغے صلوٰۃ کے اور پندرہ سلام کے یکجا ذکر فرمائے ہیں، اور چونکہ یہ سب صیغے حدیثوں میں وارد ہیں اس لحاظ سے یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہوگیا۔ اسی لئے یہ مجموعہ اسی نام سے شائع بھی ہوتا رہتا ہے۔ جس میں سب سے زیادہ کوشاں اور حریص ہمارے محترم حضرت صوفی محمد اقبال صاحب[عہ] مدنی دام فیضہ ہیں کہ صوفی صاحب درود شریف کی ترویج اشاعت وترغیب کی شکلوں میں ماشاءاللہ سب سے پیش پیش ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا۔

ہم نے اپنے اس مختصر رسالہ میں دس صیغے صلوٰۃ کے ذکر کئے تھے۔ اب تکمیل موضوع کے لئے چند صیغے سلام

عہ حضرت صوفی اقبال صاحب کا ۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کو انتقال ہوگیا، رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

کے بھی ذکر کرتے ہیں جو صرف تین ہیں۔ ان تین کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کو حضرات ائمہ اربعہ نے نماز میں پڑھنے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔

دراصل احادیث میں سلام کا جو طریقہ وارد ہے وہ تشہد (التحیات) کے ضمن میں ہے جو ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اسی سے آپ پر صلوٰۃ و سلام کی فضیلت و اہمیت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نماز جو کہ تمام عبادات و اعمال میں بالاتفاق سب سے افضل ہے اس کے اخیر میں خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا اکثر علماء کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ گویا بغیر صلوٰۃ و سلام کے آدمی کی نماز ہی ناقص رہتی ہے یا درست ہی نہیں ہوتی جیسا کہ امام شافعی اور امام احمد کا مسلک ہے کہ ان دونوں کے نزدیک قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کا پڑھنا فرض ہے۔

صِيَغِ السَّلَام

(۱) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صحیحین)

(۲) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ابوداود و ترمذی)

(۳) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوٰاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ (مؤطا مالک)

یہ وہی سلام ہے جو نماز کے تشہد میں پڑھا جاتا ہے۔ ان میں سے اول کو امام اعظم ابوحنیفہ و امام احمد نے اور ثانی کو امام شافعی نے اور ثالث کو امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے۔

اس کا ترجمہ و تشریح یہ ہے۔ التحیات للہ جملہ انواعِ تعظیم و تسلیم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یعنی، ہر قسم کی تعظیم اور تسلیم کا استحقاق اللہ ہی کے لئے ہے پس

شروع زمانہ سے اب تک بڑے بڑے اُمَرا اور بادشاہوں کے لیئے جو تعظیمی القاب و آداب استعمال کیئے گئے ہیں ان سب کا اصل مستحق اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی ہے جو احکم الحاکمین اور سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ **والصلوات** اور ساری نمازیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیئے ہیں۔ **والطیبات** اور کلمات طیبہ یعنی تمام تعریفی بول اور جملے سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیئے ہیں۔ سلام ہو اے نبی آپ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم سب پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک و صالح بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت کے لائق نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں اس کی کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

(فائدہ) اس تشہد کے بارے میں علماء نے یہ لطیفہ

تحریر فرمایا ہے کہ جب واقعۂ معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے حق تعالیٰ شانہ کی حمد و ثنا ان مخصوص الفاظ میں عرض کی "التحیات للہ والصلوات والطیبات" تو اللہ تعالی شانہ کی طرف سے جواب ملا "السلام علیک ایہا النبیّ و رحمۃ اللہ و برکاتہ" اس پر آپؐ نے عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، یعنی اے اللہ آپ کی جانب سے سلامتی میرے ساتھ آپ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی ہو جیو، یہ سب صورت حال جب جبریل امین کے علم میں آئی تو اس پر انھوں نے عرض کیا اشہد ان لاالہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہٗ۔

ہم لوگ نماز میں اس التحیات کو بلا غور وفہم فرافر پڑھتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس میں اولاً اللہ تعالیٰ شانہ کی

بہت اونچے درجے کی تعظیم و تسلیم ہے، اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ (السلام علیک ایہا النبی) اس کے بعد دوسرے اولیاء وصلحاء پر سلام ہے، اور اگر مذکورہ بالا واقعۂ معراج کو دیکھا جائے تو اس میں اور بھی زیادہ معنویّت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پوری نماز توجہ اور دھیان سے پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اخیر میں بعض احباب کی فرمائش پر وہ درود جو درودِ تاریہ کے نام سے مشہور ہے اس کو مع ترجمہ طالبین کی سہولت کے لئے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی

بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَ
حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ
بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ
لَّكَ جَزَى اللّٰهُ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

(ترجمہ) اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام (یعنی کامل ومکمل) نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جن کی صفت یہ ہے کہ آپ کے وسیلہ سے مشکلات حل ہوتی ہیں اور بے چینیاں دور ہوتی ہیں، اور آپکے وسیلہ سے حاجات پوری ہوتی ہیں اور مرغوبات وپسندیدہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور تمام امور میں انجام کی خوبی وبہتری حاصل ہوتی ہے نیز آپ کی ذات گرامی کے واسطہ اور وسیلہ سے

بارش طلب کی جاتی ہے اور رحمت نازل فرما آپؐ کے آل واصحاب پر ہر آن اور ہر دم اپنی معلومات کے عدد کے برابر (جو فی الواقع لاتعداد ہیں) یا اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری جانب سے ایسی جزاء عطا فرمایئے جس کے وہ اہل ہیں (یا مطلب یہ کہ جو جزائے اللہ تیری شان کے مناسب ہو)

یہ درود ایسے ہی درود تنجینا بڑی بڑی دعاؤں پر مشتمل ہے جس سے آپؐ پر صلوۃ وسلام پیش کرنے کی فضیلت بھی بخوبی سمجھ میں آتی ہے۔ اس طور پر کہ درود شریف ایسی عظیم اور بابرکت چیز ہے کہ جس کے واسطہ اور وسیلہ سے دین ودنیا کی تمام بھلائیاں اور جملہ مقاصد میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے، فقط

(اضافہ از حضرت صوفی اقبال صاحب مدنی)

درود حبیبیہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا درود ہو ان کے حبیب، ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اور ان پر سلام ہو۔

اس درود شریف کے فوائد میں علامہ مخدوم عمر مؤیرہ فرماتے ہیں، یہ درود شریف پڑھنے میں چھوٹا اور ثواب میں سب سے بڑھ کر ہے، اگر روزانہ پانچ سو مرتبہ ورد کرے خواہ ہر نماز کے بعد سو بار یا ایک ہی مرتبہ پانچ سو بار پڑھے تو دونوں جہان میں محتاج نہ ہو۔ اور اگر شب جمعہ میں ہزار بار اس کا ورد کرے، تو امید ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ سے مشرف ہو،

جامع دُعاء

اس دعاء کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے آپ کو مجھ سے کوئی کام تھا۔ میں اس وقت نماز اور دعاء میں مشغول تھی جس کی وجہ سے آپ کے پاس آنے میں دیر ہوئی، آپ نے فرمایا اے عائشہ مختصر اور جامع دعائیں مانگا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مختصر اور جامع دعاء کونسی ہے۔ آپ نے اس پر مندرجہ ذیل دعاء تعلیم و تلقین فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ

اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْاَلُكَ مِمَّا سَاَلَكَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔

(الادب المفرد)

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر خیر اور بھلائی کا، جلدی حاصل ہونے والی ہو یا دیر سے، یعنی دنیا کی ہو یا آخرت کی، میں اس کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اور پناہ چاہتا ہوں تیری ہر شر سے، جلدی آنیوالا ہو یا دیر سے، میں اس کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے جنت کا اور ان اعمال کا جو جنت کے قریب کرنیوالے

ہیں۔ اور پناہ چاہتا ہوں تیری جہنم سے اور ان اعمال سے جو جہنم کے قریب کرنے والے ہیں، اور سوال کرتا ہوں تجھ سے ہر اس خیر کا جس کا سوال کیا ہے تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ چاہتا ہوں میں تیری ہر اس چیز سے کہ جس سے پناہ چاہی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اے اللہ آپ جو بھی میرے لئے فیصلہ فرمائیں اس کا انجام میرے حق میں بہتر فرما۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ